بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد لله ﴿ٱلَّذِيٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلۡهُدَىٰ وَدِينِ ٱلۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦۚ﴾[1]، والصلاة والسلام على خاتم النبيين، نبينا محمد، وعلى آله وأصحابه وأتباعه إلى يوم الدين؛ أما بعد:

اسلام دنیاوی واخروی سعادت مندی کا دین ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ فردی، خاندانی اور معاشرتی ودینی زندگی میں سعادت مندی کی راہوں کی نشاندہی کرتا ہے، اور جملہ انسانی معاشرے میں ظلم وسرکشی کو یکسر رد کرتا ہے، انسانی بدبختی کی جھلک جو ہم جگہ بہ جگہ دور حاضر میں مشاہدہ کر رہے ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ صحیح اسلامی روح سے دوری

(١) سورة الفتح، جزء من الآية ٢٨.

اور کنارہ کشی ہے، اسی کے پیش نظر ہم تمام بھائیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ بڑھ کر حقیقی معنوں میں اس دین عظیم کو اپنے گلے سے لگائیں، اور اسے حرز جان بنائیں جسے لیکر ہمارے پیچ رسول اللہ ﷺ جلوہ فگن ہوئے، لو یہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے منتخب گلدستہ آپ کی خدمت میں پیش کر نیکی سعادت حاصل کر رہے ہیں، تا کہ مکمل صدق واخلاص کے ساتھ تعظیم اور محبت کے نذرانے پیش کرتے ہوئے آپ کی اتباع بجالائیں۔

قارئین کرام! سنت سے ہمارا کیا مقصد ہے؟ جوابا عرض ہے کہ سنت ہی حدیث رسول کا نام ہے ،اور حدیث آپ ﷺ کے اقوال وافعال اور احوال کو کہتے ہیں، یا ہم یہ کہتے ہیں کہ سنت ہی حدیث ہے، اور وہ جس قول و فعل اور اقرار و صفت کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی جائے وہ حدیث کہلاتی ہے۔

احادیث سے مستنبط علمی فوائد مشہور عالم امام شرف الدین یحی بن شرف نووی ،حافظ ابن حجر عسقلانی ،اور علامہ عبداللہ البسام کی کتابوں سے ماخوذ ہے، اللہ تعالیٰ دین اسلام کی اس عظیم خدمات پر انہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

اس کتاب میں بعض علمی اور دعوتی مسائل کے استنباط کی بھی تھوڑی کوشش کی گئی ہے، اور اللہ اسے قبول فرمائے، آمین۔

رسالہ میں موجود احادیث میں سے جو صحیحین یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم یا کسی ایک میں ہے تو اس کی صحت پر اتفاق ہے، اور سنن اربعہ (ابوداود، ترمذی، نسائی ،ابن ماجہ) وغیرہ سے نقل کی گئی احادیث پر احکام کو علامہ ناصرالدین البانی رحمہ اللہ سے نقل کیا گیا ہے، سنن ترمذی کی حدیث میں امام ترمذی کے احکام کو بھی ذکر کیا گیا ہے کیونکہ وہ اس فن حدیث کے مشہور اور قابل امام ہیں، اللہ ان سب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

حدیث کے جمع وانتخاب میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ وہ موضوعی طور پر عقیدہ، شریعت اوراخلاق سے متعلق ہوں، اور اسے پانچوں زمروں میں اس لیے تقسیم کر دیا گیاہے تاکہ کسی بھی زمرہ میں شرکت کرنے والا اس ۱۴۳۵ھ میں منعقد ہونے والے مسابقہ میں موضوعی احادیث سے محروم نہ ہو۔

اللہ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس کتاب کو شرف قبولیت بخشے، اور اسے نفع بخش بنائے، إنه سميع مجيب۔

میں فضیلۃ الشیخ خالدبن علی ابا الخیل (مدیر المکتب التعاونی للدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالربوہ فی الریاض) کی خدمت میں گلدستہ تشکر وامتنان پیش کرتا ہوں جن کے عمدہ مشورہ اور رہنمائی نے ہمیں اخلاص، دقت اور حکمت کے ساتھ دعوت ربانی کے میدان میں ہر نفع بخش کوششوں پر آمادہ کیا۔

اسی طرح ہم فضیلۃ الشیخ ناصر بن محمد الھویش (مدیر قسم الدعوۃ وتوعیۃ الجالیات بالمکتب) کی خدمت میں ہدیہ شکر وسپاس پیش کرتے ہیں

جن کے سچے جذبے اور مسلسل ہمت افزائی سے اس کتاب کی تیاری اور متعدد زبانوں میں اس کے تراجم کی نشر و اشاعت عمل میں آئی، اور بالخصوص حدیث شریف کا یہ تیسرا انعامی مقابلہ برائے جالیات (۱۴۳۵ھ) انہی کی کاوشوں کا اصل مرہون منت ہے۔

اخیر میں ان تمام احباب کی خدمت میں نذرانہ تشکر پیش ہے جنہوں نے اپنی رائے، کوشش یا مفید مشوروں سے ہماری رہنمائی فرمائی، خصوصاً ہمارے وہ بھائی جو ہمارے ساتھ ہمارے ہی شعبہ میں کام کر رہے ہیں، اور ہمارے آفس سکریٹری جناب عبد العزیز مضعوف حفظہ اللہ کو خوب ہدیہ تشکر قبول ہو۔

اللہ تعالی تمام بھائیوں کو اسلام و مسلمانوں کی طرف سے دنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں اور سعادتوں سے ہمکنار فرمائے۔

وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله واصحابه واتباعه، والحمدلله رب العالمين.

***

منتخب أحاديث

١- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اُعْبُدُوا الرَّحْمَنَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ؛ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ».

(جامع الترمذي، رقم الحديث ١٨٥٥ ، قَالَ الإمام الترمذي عن هذا الحديث: بأنه حسن صحيح. وقَالَ العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث أيضاً: بأنه صحيح).

ا۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رحمن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ، اور سلام کو عام کرو، اور اسے پھیلاؤ، جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوگے“۔

فوائد:

ا۔ صرف ایک اللہ کی عبادت کے ذریعہ جس کا کوئی شریک نہیں، اور لوگوں پر احسان کرنا، جنت میں جانے کا راستہ ہے۔

۲- یہ حدیث ہمیں صرف ایک اللہ کی عبادت اور ضرورت مندوں پر خرچ کرنے اور انہیں نوازنے پر ابھارتی ہے ۔

۳- سلام کی نشر و اشاعت اسلامی سوسائٹی کے افراد کے مابین معاشرتی روابط کو مضبوط کرنے کے اہم اسباب میں سے ہے ۔

راوی کا تعارف:

عبد اللہ بن عمرو بن العاص القرشی السہمی رضی اللہ عنہما ایک مشہور صحابی رسول ہیں، اپنے والد عمرو بن العاص سے کچھ پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے، آپ کا شمار عابد وزاہد علماء میں ہوتا ہے ، آپ سے تقریباً (۷۰۰) حدیثیں مروی ہیں، آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چند غزوات میں شرکت فرمائی ہے، نیز آپ کو سیاسی مسائل اور ادارتی کاموں میں بڑی شہرت حاصل تھی آپ کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک معینہ مدت کے لیے گورنر مقرر کیا تھا، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان فرماتے اور مصر میں عمرو بن العاص کی جامع مسجد الفسطاط میں فتویٰ دیتے تھے۔

اہل مصر و شام و حجاز کی ایک بڑی تعداد نے آپ سے خوب علمی فیض حاصل کیا، (٦٥ھ) میں مصر میں آپ کی وفات ہوئی اور آپ کو آپ کے گھر ہی میں دفن کیا گیا، اور بعض قول کے مطابق آپ شام میں یا مکہ میں وفات پائے۔

❊ ❊ ❊

٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ: «اَللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ».

(سنن ابن ماجه, رقم الحديث ٣٨٧٣ , وصحيح مسلم, رقم الحديث ٦١ - (٢٧١٣), واللفظ لابن ماجه, قال العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث بأنه: صحيح).

٢- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے: "اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ

وَالأَرْضِ، وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، أَنْتَ الأَوَّلُ، فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ،وَأَنْتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ، فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ"(اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے رب! ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر پودا نکالنے والے! توراۃ، انجیل اور قرآن عظیم کو نازل کرنے والے! میں تیری پناہ چاہتا ہوں زمین پر رینگنے والی ہر مخلوق کے شر و فساد سے، جس کی پیشانی تیرے ہاتھوں میں ہے، تو ہی سب سے پہلے ہے، تجھ سے پہلے کوئی نہیں تھا، اور تو ہی سب سے آخر ہے تیرے بعد کوئی نہیں، اور تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی نہیں، اور تو ہی باطن ہے تجھ سے ورے کوئی چیز نہیں، میرا قرض ادا کرا دے اور فقر و مسکنت سے مجھے آزاد

کر دے، آسودہ حال بنا دے)۔

فوائد:

۱- اللہ عز و جل پر ایمان لانا واجب ہے کہ وہ اول و آخر اور ظاہر و باطن ہے۔

☆ اس حدیث میں اول ہونے کا یہ مطلب ہے کہ وہ ازل سے ہے جس کی کوئی ابتداء نہیں، اور نہ ہی اس کی ذات سے پہلے کسی چیز کا وجود ہے، چنانچہ صرف اللہ کی ذات تھی اور اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی۔

☆ اور اس حدیث میں آخر کا مطلب ہے کہ وہ ابد تک ہے کہ ہر چیز فنا ہو جائے گی اور اس کی ذات باقی رہے گی، تو پھر اس کے بعد کوئی چیز نہ ہو گی۔

☆ اس حدیث میں ظاہر کا مطلب ہے کہ وہ غالب اور ہر چیز پر بلند و برتر ہے لہذا اس کے اوپر اعلی و بالا کوئی چیز نہیں۔

☆اس حدیث میں باطن کا معنی یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی تدبیر کرنے والا نہیں، اور اللہ کے سوا کسی چیز کے ساتھ کوئی منفرد نہیں اور اللہ پر کوئی چیز بھی مخفی نہیں، لہذا وہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے۔

۲- صفات باری تعالی جس طرح قرآن و حدیث میں بیان ہوئی ہیں انہیں ہو بہو ویسے ہی باقی رکھنا واجب ہے ہاں وضاحت اور افہام و تفہیم کی غرض سے اس کی دوسری زبان میں معانی و مطالب بیان کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۳- اس دعا کو یاد کرنا بہتر ہے اور سونے سے پہلے اس کے پڑھنے کا اہتمام کرنا زیادہ مناسب ہے ۔

۴-اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ عز و جل پوری کائنات کا رب ہے، اور ہر مخلوق کا رب ہے، وہی اللہ سبحانہ تعالی ہی کی ذات ہے۔

راوی کا تعارف:

راوی اسلام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبد الرحمن بن صخر ہے، آپ کا تعلق یمن کے قبیلہ دوس سے ہے۔ آپ بلی کے ساتھ کھیلتے تھے، اس لیے آپ کی کنیت ابو ہریرہ پڑ گئی۔ آپ اپنے اہل وعیال کے لیے بکری چرایا کرتے تھے۔ خیبر کی فتح کے سال (۷ھ) میں اسلام قبول کیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح لازم پکڑا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں کہیں جاتے وہ آپ کے ساتھ رہتے، طلب حدیث کے لیے غایت درجہ کی جدوجہد اور اہتمام کرتے، چنانچہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ علم سیکھا، یہاں تک کہ صحابہ میں سب سے زیادہ حدیث کی روایت کرنے والے بن گئے، آپ سے روایت کردہ حدیثوں کی تعداد (۵۳۷۴) ہے۔ آپ کا شمار مدینہ کے فقہاء میں ہوتا ہے۔ آپ کی وفات (۵۷ھ) میں مدینہ میں ہوئی، اور بقیع میں مدفون ہیں۔

* * *

٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِن رَّبِهِ وَهُوَ سَاجِدٌ؛ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ». (صحيح مسلم, رقم الحديث ٢١٥ -(٤٨٢).

٣- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہوتا ہے، لہٰذا سجدہ میں زیادہ سے زیادہ دعائیں مانگا کرو“۔

فوائد:

١- اس حدیث میں سجدے کی حالت میں کثرت سے دعا کرنے کی ترغیب ہے۔

٢- نماز تقرب الٰہی کے اہم وسائل میں سے ہے کیونکہ سجدے اس میں شامل ہیں۔

٣- قرآن وسنت سے ثابت شدہ دعاؤں پر حرص زیادہ مناسب ہے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ٢

***

٤- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:
«مَنْ لاَ يَشْكُرِ النَّاسَ, لاَ يَشْكُرِ اللّٰهَ».

(جامع الترمذي، رقم الحديث ١٩٥٤، وسنن أبي داود، رقم الحديث ٤٨١١، واللفظ للترمذي, قَالَ الإمام الترمذي عن هذا الحديث: بأنه حسن صحيح, وقال العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث أيضاً: بأنه صحيح).

۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرے گا“۔

فوائد:

۱- لوگوں کی احسان مندی پر ان کے شکر گزار ہونے کی یہ حدیث ترغیب دیتی ہے۔

۲- اس حدیث میں احسان مندوں کا شکریہ ادا نہ کرنے کہ مذمت بیان کی گئی ہے۔

۳۔ اللہ اپنی احسان مندی پر بندے کا شکر قبول نہیں کرتا جب تک وہ لوگوں کی احسان مندی پر ان کا شکر گزار نہیں ہوتا۔

۴۔ احسان مندی پر لوگوں کے شکریہ ادا کرنے کے طریقوں میں سے یہ ہے کہ ان کے حق میں دعائے خیر کرے، پیٹھ پیچھے اس کی تعریف کرے، اور ان کے متعلق اچھی گفتگو اور پاکیزہ سلوک اختیار کرے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

❊ ❊ ❊

٥- عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ اَلْخُدْرِيِّ ﷛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ».

(سنن أبي داود، رقم الحديث ١٥٢٩، قَالَ العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث: بأنه صحيح).

٥- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کہے: ”رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا ، وَبِالإِسْلامِ دِينًا ، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولا ،،(میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوا) تو جنت اس کے لیے واجب گئی“۔

فوائد:

١- اس حدیث میں برابر اس دعا کے پڑھنے کی ترغیب ہے: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً ۔

۲- سعادت مندی کے حصول کی رغبت رکھنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین اور محمد (ﷺ) کو رسول مان کر راضی رہے۔

۳- یہ حدیث اس ذکر کی فضیلت کو بیان کرتی ہے کیونکہ اس میں توحید باری تعالی کا ثبوت اور توکل علی اللہ کا بیان ہے ۔اور دین اسلام کی تعلیمات کو بصر و چشم قبول کرنے اور رسول محمد ﷺ کی اتباع کو بروئے کار لانا ہے۔

راوی کا تعارف:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان انصاری خزرجی ہے ، آپ کا شمار مشہور فقہائے صحابہ میں ہوتا ہے، آپ مدینہ کے مفتی تھے،کم عمری کی وجہ سے جنگ اُحد میں شریک نہ ہو سکے ، آپ نے سب سے پہلے غزوہ خندق میں شرکت فرمائی، آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تقریباً (۱۲) غزوات میں شرکت کی، آپ کی روایت کردہ حدیثوں کی تعداد (۱۱۷۰) ہے ، آپ صحابہ میں

صاحب علم وفضیلت صاحب عزوشرف تھے (۳۸ھ) ماہ صفر کی (۹) تاریخ کو مشرقی کوفہ میں واقع معرکہ نہروان میں امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، ان کا ساتھ نہیں چھوڑا، اس معرکہ میں علی رضی اللہ عنہ کو خوارج پر فتح حاصل ہوئی تھی۔

(۷۴ھ) میں آپ کی وفات مدینہ میں ہوئی، اور بقیع قبرستان میں مدفون ہیں، آپ کی کل عمر تقریباً (۸٦) سال ہے۔

❊ ❊ ❊

٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ؛ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا, أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ؛ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا».

(صحيح مسلم, رقم الحديث ٨٩ - (٢٧٣٤).

٦- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس پر خوش ہوتا ہے کہ جب وہ کھائے تو اس کا شکر ادا کرے، اور جب پیئے تو اس کا شکر ادا کرے"۔

فوائد:

۱- اللہ کی عطا کردہ کھانے و پینے کی نعمتوں کا اعتراف کرنا واجب ہے، اور اس پر اللہ کی خوب تعریف کی جائے کیونکہ اسی نے انسان کو یہ کھانا و پینا عطا کیا ہے۔

۲- جو رضائے الٰہی کے حصول کی رغبت رکھے اس پر واجب ہے کہ وہ اللہ کی نعمتوں پر اس کا شکریہ ادا کرے۔

۳- کھانے یا پینے کے بعد ایک مسلم آدمی کے لئے یہ مناسب ہے کہ وہ یہ دعا ضرور پڑھے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ, غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلاَ مُوَدَّعٍ وَلاَ مُسْتَغْنًى عَنْهُ, رَبَّنَا». (صحيح البخاري، رقم الحديث ٥٤٥٨). یا یہ دعا پڑھے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِيْ أَطْعَمَ وَسَقَى، وَسَوَّغَهُ، وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجا».

(سنن أبي داود, رقم الحديث ٣٨٥١, قال العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث: بأنه صحيح).

راوی کا تعارف:

ابو حمزہ انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے، ہجرت سے دس سال پہلے مدینہ میں پیدا ہوئے، بچپن ہی میں اسلام قبول کئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر تاوفات آپ کی خدمت کرتے رہے، پھر دمشق منتقل ہوگئے، اور پھر دمشق سے بصرہ کوچ کر گئے۔ انہوں نے بہت زیادہ حدیثیں روایت کیں، جن کی تعداد ۲۲۸۶ ہے، (۹۷ھ) میں بصرہ میں وفات ہوئی، اس وقت ان کی عمر (۱۰۰) سال تھی۔

* * *

٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لاَ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ وَلاَ بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلاَ بِالْأَنْدَادِ، وَلاَ تَحلِفُوْا إلاَّ بِاللّٰهِ، وَلاَ تَحلِفُوْا بِاللّٰهِ إلاَّ وَأَنْتُمْ صَادِقُوْنَ».

(سنن أبي داود، رقم الحديث ٣٢٤٨، وسنن النسائي، رقم الحديث ٣٧٦٩، واللفظ لأبي داود، قَالَ العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث: بأنه صحيح).

٧- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھائو، نہ اپنی مائوں کی قسم کھانا، اور نہ ان کی قسم کھانا جنھیں لوگ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں، تم صرف اللہ کی قسم کھانا، اور اللہ کی بھی قسم اسی وقت کھائو جب تم سچّے ہو"۔

فوائد:

۱- اس حدیث میں شرک کے شائبہ اور آمیزش سے توحید خالص کے عقیدے کی حفاظت کرنے پر ترغیب دی گئی ہے۔

۲- یہ حدیث غیر اللہ کی قسم کھانے اور جھوٹی قسم کھانے سے بچنے کی تلقین کرتی ہے۔

۳- انسان کا اپنی جملہ حالتوں اور کاموں میں اللہ کے ساتھ صادق ہونا واجب ہے ۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

***

٨- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلدُّعَاءُ لاَ يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ».

(جامع الترمذي، رقم الحديث ٢١٢، سنن أبي داود، رقم الحديث ٥٢١، واللفظ للترمذي، قال الإمام الترمذي عن هذا الحديث: بأنه حسن صحيح، وقال العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث أيضاً: بأنه صحيح).

٨- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں کی جاتی“۔

فوائد:

١- اس حدیث میں اذان و اقامت کے درمیانی وقفہ میں دعاء کی ترغیب ہے۔

٢- ان وقتوں میں دعا کی کوشش کرنا زیادہ مناسب ہے۔

۳۔ ان اوقات میں دعا قبول ہوتی ہے جب اس کے آداب و احکام اور متعلقات کی صحیح رعایت کی جائے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ٦

❊ ❊ ❊

٩- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

«إِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ».

(صحيح مسلم، رقم الحديث ٣٦ - (٢٧٦١)، وصحيح البخاري، رقم الحديث ٥٢٢٣، واللفظ لمسلم).

٩- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کو غیرت آتی ہے، اور مومن کو بھی غیرت آتی ہے، اور اللہ کی غیرت کا مطلب یہ ہے کہ مومن وہ کام کرے جو اللہ نے حرام کیا ہے"۔

فوائد:

١- صفات باری تعالی میں سے غیرت مندی اسکی فعلی صفت ہے، اور یہ اس کے جلال ہی کے شایان شان ثابت ہے۔

۲- اسی بنا پر اللہ کفر و شرک اور فسق و نافرمانی کو پسند نہیں فرماتا ہے

اللہ کی غیرت کا مطلب: اللہ کی جانب سے حرام کردہ چیزوں کی پامالی کے سبب سخت ناراضگی کے ساتھ شدید ناپسندیدگی۔

۳- بندے کی غیرت کا مطلب :انسان کے ذاتی معاملات غیر کی دخل اندازی کے سبب مشتعل ہونا ۔

۴- بلا شک و شبہ اللہ کو غیرت آتی اور یقینامومن آدمی کو بھی غیرت آتی ہے، لیکن غیرت الٰہی انسانی غیرت جیسی نہیں بلکہ وہ تو نہایت شدید اور عظیم ہوتی ہے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

❊ ❊ ❊

١٠- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَاسَ الْجَنَّةَ؛ فَقَالَ: «تَقْوَى اللّٰهِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ». وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَاسَ اَلنَّارَ؛ فَقَالَ: «الْفَمُ، وَالْفَرْجُ».

(جامع الترمذي، رقم الحديث ٢٠٠٤، وسنن ابن ماجه، رقم الحديث ٤٢٤٦، واللفظ للترمذي، قَالَ الإمام الترمذي: عن هذا الحديث بأنه: صحيح غريب, وقَالَ العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث: بأنه حسن).

١٠- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں سوال کیا گیا جو لوگوں کو بکثرت جنت میں داخل کرے گی تو آپ نے فرمایا: ”اللہ کا ڈر اور اچھے اخلاق پھر آپ سے اس چیز کے بارے میں سوال کیا گیا جو لوگوں کو بکثرت جہنم میں داخل کرے گی تو آپ نے فرمایا: منہ اور شرم گاہ“۔

فوائد:

۱۔ تقوی الٰہی اور حسن اخلاق یہ دونوں دنیا و آخرت کی سعادت مندی کی اساس اور جڑہیں، بایں طور کہ تقوی الٰہی یہ خالق کے ساتھ حسن معاملہ کا نام ہے، اور حسن اخلاق یہ مخلوق کے ساتھ حسن معاملہ کو کہتے ہیں۔

۲۔ جنت: آخرت میں مسلمانوں مرد وعورت کے لئے نعمت کا گھر ہے۔

۳۔ اسلامی روشنی کے بغیر منہ اور شہوتوں کی پیروی حقیقت میں دنیا و آخرت کی بد بختی کی اساس وبنیاد ہے۔

۴۔ حرام چیزوں سے منہ اور شرم گاہ کی حفاظت کرنا مرد مسلم پر واجب ہے

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

***

١١- عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَى». (صحيح البخاري، رقم الحديث ٨٠ وصحيح مسلم، رقم الحديث ٨ - (٢٦٧١)، واللفظ للبخاري).

۱۱- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ (دینی) علم اٹھ جائے گا اور جہل ہی جہل ظاہر ہو جائے گا۔ اور (علانیہ) شراب پی جائے گی اور زنا پھیل جائے گا"۔

فوائد:

۱۔ اسلام علم شریعت کی نشر و اشاعت اور جہالت اور اس کے اسباب کو ختم کرنے کی ترغیب دیتا ہے، کیونکہ اسلامی تعلیمات کی نشر و اشاعت اور اس کی طرف دعوت کے بغیر اس کا وجود ممکن نہیں۔

۲۔ دینی، سماجی اور اخلاقی میدانوں میں بڑی خرابی کا پھیلاؤ دنیا کی تباہی اور اسکے زوال کے اہم وجوہات میں سے ہیں ۔

۳۔ علم شریعت اور اس کے اصحاب کی تعظیم واجب ہے کیونکہ دنیا کی سلامتی کے ساتھ وجود اور بقا علم شریعت اور اس کے اصحاب کے وجود ہی پر موقوف ہے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ٦

* * *

١٢- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﵁ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ؛ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: اَلْحَمْوُ: اَلْمَوْتُ». (صحيح البخاري، رقم الحديث ٥٢٣٢، وأيضاً: صحيح مسلم، رقم الحديث ٢٠ - (٢١٧٢).

١٢- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عورتوں میں جانے سے بچتے رہو اس پر قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! دیور کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ (وہ اپنی بھاوج کے ساتھ جا سکتا ہے یا نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیور یا (جیٹھ) کا جانا ہی تو ہلاکت ہے"۔

فوائد:

۱۔ اسلام اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کو حرام قرار دیتا ہے، ساتھ ہی محرم کے ساتھ خلوت کو جائز ٹھہراتا ہے اور محرم وہ ہیں جن سے شرعی احکام کے مطابق عورت کا ہمیشہ ہمیش کے لئے شادی کرنا حرام ہے ۔

۲۔ اسلام خاندانی پاکیزگی کی محافظت کی ترغیب دیتا ہے ، اور حسن اخلاق ، سلامتی، اور سعادت مندی تک اس کی رسائی کراتا ہے ، اور حرام تعلقات کے شر سے جو عموما بیماریوں اختلافات اور قتل و ہلاکت کے سبب بنتے ہیں خاندانی پاکیزگی میں بگاڑ پیدا نہیں کرسکتے۔

۳۔ حمو: شوہر کے باپ اور بیٹوں کے علاوہ رشتہ دار کو کہتے ہیں جیسے بھائی، بھتیجا، چچا اور چچا کے بیٹے وغیرہ جو غیر محرم میں سے ہیں۔

راوی کا تعارف:

عقبہ بن عامر بن عبس الجہنی رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں، آپ قاری وفقیہ اور فرائض کے مشہور عالم، فصیح اللسان شاعر اور اسلامی فتوحات کے ایک قائد تھے، آپ قرآن نہایت پیاری آواز میں تلاوت فرماتے، آپ

کی پیاری قرأت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل آپ کی طرف مائل ہو جاتے، ان کے دل خوف سے لرز اٹھتے، اور ان کی آنکھیں اشکبار ہو جاتیں، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد اور اس کے بعد دیگر غزوات میں شریک رہے آپ مصر کو فتح کرنے والے اسلامی لشکر کے سپہ سالار تھے ، امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے انہیں اس کا بدلہ دیا اور انہیں تین سال کے لئے مصر کا والی بنا دیا، پھر انہیں بحر ابیض متوسط میں غزوہ جزیرہ روس کی طرف بھیج دیا، ان کی روایت کردہ حدیثوں کی تعداد ۵۵ ہے، آپ کی وفات سن ۵۸ھ میں ہوئی اور آپ مصر کی دارالحکومت قاہرہ میں مدفون ہیں۔

* * *

١٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ, قَالَتِ الْجَنَّةُ: اَللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ, وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: اَللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ».

(سنن النسائي، رقم الحديث ٥٥٢١، وأيضا: سنن ابن ماجه، رقم الحديث ٤٣٤٠، وقَالَ العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث: بأنه صحيح).

١٣- انس بن مالک ﷛ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”جس نے تین بار اللہ تعالیٰ سے جنت مانگی تو جنت کہے گی: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر دے اور جس نے تین بار جہنم سے پناہ مانگی تو جہنم کہے گی: اے اللہ! اسے جہنم سے بچالے“۔

فوائد:

۱۔ اس حدیث میں کثرت سے جنت مانگنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کی ترغیب ہے۔

۲۔ ایک مسلمان آدمی پر آخرت کے دن، اور جنت و جہنم پر ایمان رکھنا واجب ہے۔

۳۔ جنت میں داخلے اور جہنم سے چھٹکارے کے لئے ظاہری اور باطنی ہر اعتبار سے اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا لازم ہے ۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ٦

* * *

١٤- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا؛ فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ، إِلاَّ كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ».

(صحيح البخاري، رقم الحديث ٦٠١٢، وصحيح مسلم، رقم الحديث ١٢ - (١٥٥٣)، واللفظ للبخاري).

۱۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی مسلمان کسی درخت کا پودا لگاتا ہے اور درخت سے کوئی انسان یا جانور کھاتا ہے تو لگانے والے کے لئے وہ صدقہ ہوتا ہے''۔

فوائد:

۱- یہ حدیث کھیتی باڑی اور زراعت کی فضیلت بیان کرتی ہے۔

۲- زراعتی پیداوار کے بغیر کوئی بھی انسان اس دنیا میں نہیں جی سکتا ہے۔

۳- شجر کاری اور زراعت کو اہتمام اور توجہ کی نظر سے دیکھنا انسان

پر واجب ہے ،اور زرخیز زمینیں بغیر زراعت کے نہ چھوڑی جائیں ،چونکہ یہیں سے پھلوں، غلوں اور سبزیوں اور گھاس پھوس وغیرہ کا حصول ہے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ٦

❊ ❊ ❊

١٥- عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَلْبَدْرِيْ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لا تُجْزِئُ صَلاَةُ الرَّجُلِ، حَتَّى يُقِيْمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ». (سنن أبي داود، رقم الحديث ٨٥٥، وجامع الترمذي، رقم الحديث ٢٦٥، واللفظ لأبي داود، قَالَ الإمام الترمذي عن هذا الحديث بأنه: حسن صحيح, وقَالَ العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث أيضاً: بأنه صحيح).

١٥- ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی کی صلاۃ (نماز) درست نہیں، جب تک کہ وہ رکوع و سجود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرلے"۔

فوائد:

١- اسلام میں نماز ایک اہم عبادت ہے، اس لئے ایک مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ نماز کی ادائیگی کے دوران خشوع و خضوع اور اعتدال وطمانینت کی بھرپور رعایت کرے۔

۲۔ نماز کے احکام کی معرفت ہر مسلمان پر واجب ہے تاکہ اس کی نماز صحیح درست ہو۔

۳۔ نماز کے متعلق ایک مسلمان پر انتہائی اہتمام کرنا واجب ہے، اس کی پوری کوشش ہو کہ نماز ویسے ہی ادا کرے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی ہے، اور عجلت سے گریز کرے ۔

راوی کا تعارف:

ابو مسعود عقبہ بن عمر و البدری رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر انصاری صحابی ہیں، آپ دوسری بیعت عقبہ میں حاضر تھے، اور آپ حاضر ہونے والوں میں سب سے کم عمر تھے، آپ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ احد اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے، پھر آپ نے کوفہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں گھر آباد کئے، علی رضی اللہ عنہ صفین جانے کے وقت آپ کو کوفہ کا اپنا جانشین مقرر کیا، آپ سے کل ۱۰۲ حدیثیں مروی ہیں، ایک قول کے مطابق آپ کی وفات مدینہ میں سن ۴۱ھ میں ہوئی۔

* * *

١٦- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِيْ مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ». (صحيح البخاري، رقم الحديث ٥٢٦٩، وصحيح مسلم، رقم الحديث ٢٠١ -(١٢٧)، واللفظ للبخاري).

١٦- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے میری امت کو خیالات فاسدہ کی حد تک معاف کیا ہے، جب تک اس پر عمل نہ کرے یا اسے زبان سے ادا نہ کرے“۔

فوائد:

۱۔ اللہ تعالی نے اپنے مومن بندوں پر یہ احسان کیا کہ بغیر عزم کے ان کے دلوں میں جو برے خیالات پیدا ہوں اور اس کے کر گزرنے کا پختہ ارادہ نہ کرے تو اللہ تعالی اسے معاف فرما دیتا ہے۔

۲۔ جس نے نافرمانی اور گناہ کرنے کا عزم کیا، اور وہ اس دل میں گھر کر گیا تو وہ گنہ گار ہو گا گرچہ وہ گناہ نہ کرے۔

۳- دل میں پیدا ہونے والے برے خیالات ،اور اس کے ساتھ عزم،اور اس کے کر گزرنے کی نیت اور دل میں اس کے لئے گھر ہو ،ان صورتوں میں اسے نافرمانی اور گناہ شمار کیا جائے گا، گرچہ وہ اعضاء و جوارح سے ظاہری طور پر سرزد نہ ہو۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

❊ ❊ ❊

١٧- عَنْ أَبيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قَالَ: «لاتُورِدُوا المُمْرِضَ على المُصِحِّ».

(صحيح البخاري، رقم الحديث ٥٧٧٤، وصحيح مسلم، رقم الحديث ١٠٥ - (٢٢٢١). واللفظ للبخاري).

١٧- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مریض اونٹوں والا اپنے اونٹ تندرست اونٹوں والے کے اونٹ میں نہ چھوڑے"۔

فوائد:

۱- اس حدیث سے پتہ چلا کہ امراض سے بچاؤ، عافیت اور سلامتی کے اسباب ڈھونڈے جائیں اور بیماری کی جگہوں سے دور رہا جائے، نیز بیمار لوگوں میں زیادہ نہ گھلا ملا جائے، اس کی وجہ سے حاصل شدہ ضرر سے بچ جائے۔

۲۔ نفسیاتی اور بدنی آلام و امراض سے بچاؤ کے اسباب اختیار کرنا یہ توکل علی اللہ ہی کے قبیل سے ہے ۔

۳۔ بیماروں سے گھلنے ملنے سے دوسروں میں بیماریاں منتقل ہوتی ہیں، چنانچہ بہتر یہی ہے کہ صحت مندوں سے گھل مل کر نہ رہا جائے ۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

٭٭٭

١٨- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَنَا أَكْثَرُ الأَنْبِيَاءِ تَبَعاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ». (صحيح مسلم، رقم الحديث ٣٣١ - (١٩٦).

١٨- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن انبیاء میں سب سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا (یعنی کھلواؤں گا)“۔

فوائد:

١- اس حدیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا بیان ہے، اس حیثیت سے کہ آپ بروز قیامت تمام انبیاء میں سب سے زیادہ پیروکار والے ہوں گے، اور آپ ہی جنت کے دروازے کھٹکھٹانے والے پہلے شخص ہوں گے۔

۲۔ ہر انسان پر واجب ہے کہ وہ آپ ﷺ کی تصدیق کرے، اور آپ پر ایمان لائے، کیونکہ اللہ نے آپ کو سارے لوگوں اور دنیا کے ہر خطہ کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔

۳۔ ہر جنت میں داخلے کے خواہش مند پر واجب ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے ۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ٦

❊ ❊ ❊

١٩- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ؛ فَقَالَ اللَّهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ».

(صحيح البخاري. رقم الحديث ٥٩٨٨).

۱۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رحم کا تعلق رحمن سے جڑا ہوا ہے پس جو کوئی اس سے اپنے آپ کو جوڑتا ہے اللہ پاک نے فرمایا کہ میں بھی اس کو اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور جو کوئی اسے توڑتا ہے میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں“۔

فوائد:

۱- رشتہ توڑنا بھیانک گناہ ہے، اس سے رشتہ داروں کے درمیان تعلقات ٹوٹتے ہیں، بغض و عداوت پھیلتی ہے، اور لوگوں میں خاندانی اتحاد پارہ پارہ ہو جاتا ہے، جلد آنے والی سزا واجب ہوتی ہے۔

۲۔ رشتہ داروں میں بھلائی کے ذریعہ اور اس سے شر و برائی ہٹا کر ایک مسلمان آدمی پر صلہ رحمی کرنا واجب ہے۔

۳۔ اس حدیث میں رشتہ داروں کے درمیان چاہے خونی رشتے والے ہوں یا سسرالی رشتے والے پیارے تعلقات کو مستحکم و مضبوط بنانے کی ترغیب ہے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

❊ ❊ ❊

٢٠- عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَعَلَى ذِي الْقَرَابَةِ اِثْنَتَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ».

(سنن ابن ماجه، رقم الحديث ١٨٤٤، قَالَ العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث: بأنه صحيح).

٢٠-سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسکین و فقیر کو صدقہ دینا (صرف) صدقہ ہے، اور رشتہ دار کو صدقہ دینا دو چیز ہے، ایک صدقہ اور دوسری صلہ رحمی“۔

فوائد:

١- اس حدیث میں رشتہ داروں کو صدقہ دینے کی ترغیب ہے۔

٢- رشتہ داروں کو صدقہ دینا یہ صلہ رحمی کے قبیل سے ہے، اور خاندانی افراد کے مابین الفت و محبت کی جڑوں کو مضبوط کرنا ہے۔

۳۔ رشتہ داروں یا غیر پر صدقہ دیکر احسان جتانے جیسی مذموم خصلت سے دور رہنا واجب ہے۔

راوی کا تعارف:

سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں ، آپ سے کل ۱۳ حدیثیں مروی ہیں، آپ بصرہ میں قیام پذیر ہوئے اور وہیں وفات پائے۔

❊ ❊ ❊

٢١- عَنْ أَنَسٍ ﵁ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: «اللَّهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالحَزَنِ، وَالعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالجُبْنِ والبُخْلِ، وضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ».

(صحيح البخاري، رقم الحديث ٦٣٦٩، وصحيح مسلم، رقم الحديث ٥٠ - (٢٧٠٦)، واللفظ للبخاري).

۲۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے: ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم والم سے، عاجزی، سستی، بزدلی، بخل، قرض چڑھ جانے اور لوگوں کے غلبہ سے“۔

فوائد:

۱- حدیث میں درج مذکور آٹھ چیزوں سے پناہ مانگنے کی ترغیب ہے کیونکہ یہ انسان کی سعادت مند زندگی کو تباہ وبرباد کر دیتی ہے ۔

۲- حدیث میں مذکور ان آٹھ چیزوں سے پناہ مانگنے کا بیان اس لئے ہے کیونکہ یہ دینی و دنیاوی حقوق و ذمہ داریوں کی ادائیگی میں کوتاہیوں کی وجہ سے ہیں۔

۳- شر اور بدبختی کے اسباب میں واقع ہونے سے ہر انسان کا بچنا واجب ہے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ٦

❊ ❊ ❊

٢٢- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لاَ يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلاَةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ».

(صحيح البخاري، رقم الحديث ٦٩٥٤، وصحيح مسلم، رقم الحديث ٢ -(٢٢٥)، واللفظ للبخاري).

۲۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایسے شخص کی صلاۃ (نماز) قبول نہیں کرتا جسے وضو کی ضرورت ہو یہاں تک کہ وہ وضو کرلے"۔

فوائد:

۱- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بغیر طہارت نماز درست نہیں ۔

۲- ہر مسلمان پر یہ واجب ہے کہ وہ نماز کے ادائیگی کے لئے کامل طہارت کا اہتمام کرے۔

۳- کامل طہارت پاک کرنے والے پانی سے حاصل ہوتی ہے یا پاک مٹی سے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

* * *

٢٣- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ اَلْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لاَ تَسُبُّوْا أَصْحَابِيْ؛ فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا, مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلاَ نَصِيْفَهُ».

(صحيح البخاري، رقم الحديث ٣٦٧٣، وصحيح مسلم، رقم الحديث ٢٢٢ -(٢٥٤١)، واللفظ للبخاري).

۲۳- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے اصحاب کو برا بھلا مت کہو، اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مد غلہ کے برابر بھی نہیں ہو سکتا اور نہ ان کے آدھے مد کے برابر"۔

فوائد:

۱- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تکریم واجب ہے۔

۲- کسی بھی قول یا فعل کے ذریعہ اللہ کے رسول ﷺ کے اصحاب کی برائی کرنا آدمی پر حرام ہے۔

۳۔ اس حدیث سے پتہ چلا کہ بعد میں آنے والے تمام لوگوں پر صحابہ رضی اللہ عنہم کو فضیلت حاصل ہے ۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۵

***

٢٤- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلرَّجُلُ عَلَى دِيْنِ خَلِيْلِهِ؛ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلْ». (جامع الترمذي، رقم الحديث ٢٣٧٨، وسنن أبي داود، رقم الحديث ٤٨٣٣، واللفظ للترمذي، قَالَ الإمام الترمذي عن هذا الحديث: بأنه حسن غريب، وقَالَ العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث أيضاً: بأنه حسن).

۲۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اس لیے تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے“۔

فوائد:

۱- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چاہے بھلائی ہو یا برائی انسانی فطرت دوستوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

۲۔ اس حدیث میں اچھے دوستوں کی صحبت اختیار کرنے اور برے دوستوں کی صحبت سے دور رہنے کی ترغیب ہے۔

۳۔ بھلے دوست وہی ہیں جو دینی و دنیاوی کاموں میں فائدہ مند ہوں اور برے دوست وہ ہیں جو دینی و دنیاوی کاموں میں نقصان دہ ہوں ۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

❊ ❊ ❊

٢٥- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «أَفْضَلُ الذِّكْرِ لاَإِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ، وَأَفضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ».

(جامع الترمذي، رقم الحديث ٣٣٨٣، وأيضا: سنن ابن ماجه، رقم الحديث ٣٨٠٠، قَالَ الإمام الترمذي عن هذا الحديث بأنه: حسن غريب، وقَالَ العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث بأنه: حسن).

٢٥- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "سب سے بہتر ذکر 'لا الہ الا اللہ' ہے، اور بہترین دعا 'الحمد للہ' ہے"۔

فوائد:

۱۔ انسان کا اپنے رب سے جس قدر محبت بڑھے گی اسی قدر اللہ رب العالمین کا ذکر بھی بڑھے گا۔

۲۔ ذکر الٰہی اور دعا قربت الٰہی کے اہم وسائل میں سے ہیں ۔

۳۔ لا الہ الا اللہ یہی کلمہ توحید ہے، اس جیسی کوئی اور چیز نہیں ہو سکتی اسی وجہ سے یہ اللہ کا سب سے افضل ذکر ہے۔

۴۔ الحمد للہ یہ کلمہ شکر و ثناء ہے، اسی وجہ سے یہ افضل دعا ہے۔

راوی کا تعارف:

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما جلیل القدر انصاری صحابی ہیں، اپنے والد کے ساتھ عقبہ کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں میں سے تھے، اور آپ بھی بیعت رضوان والوں میں سے ہیں، اور زیادہ حدیث رسول بیان کرنے والے صحابہ میں شمار ہوتے ہیں، آپ کی روایت کردہ حدیثوں کی تعداد ۱۵۴۰ ہے، ایک قول کے مطابق ۷۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

❊ ❊ ❊

٢٦- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷛ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ: التَّحِيَّةُ فِي الصَّلَاةِ، وَنُسَمِّيْ، وَيُسلِّمُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ؛ فَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؛ فَقَالَ: «قُوْلُوْا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ؛ فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ؛ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ، فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ».

(صحيح البخاري، رقم الحديث١٢٠٢، وصحيح مسلم، رقم الحديث ٥٥ -(٤٠٢)، واللفظ للبخاري).

٢٦- عبد اللہ بن مسعود ﷛ بیان فرماتے ہیں: ہم پہلے صلاۃ میں یوں کہا کرتے تھے فلاں پر سلام اور نام لیتے تھے۔ اور آپس میں ایک شخص دوسرے کو سلام کر لیتا، رسول اللہ ﷺ نے سن کر فرمایا:

"اس طرح کہا کرو، "ساری تحیات، بندگیاں، اور اچھی باتیں خاص اللہ ہی کے لئے ہیں، اور اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر سلام ہو اور اللہ کے سب نیک بندوں پر، میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور گواہی دیتاہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں"، اگر تم نے یہ پڑھ لیا تو گویا اللہ کے ان تمام صالح بندوں پر سلام پہنچادیا جو آسمان اور زمین میں ہیں۔

فوائد:

۱۔ اس حدیث میں اللہ سبحانہ تعالی کی زبانی عبادت کے انداز کا بیان ہے۔

۲۔ اس حدیث میں اللہ کے رسول محمد ﷺ پر قیامت تک سلام پڑھنے کی کیفیت کا ذکر ہے اور وہ یوں ہے: السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته۔

۳۔ اسلامی عقائد، شریعت اور اخلاق کے احکام کلمہ شہادتیں لا الہ اللہ وان محمد رسول اللہ سے نمودار ہوتے ہیں۔

۴۔ عبد صالح (نیک بندہ) وہی شخص ہے اسلام کے تقاضوں کے مطابق حقوق کی ادائیگی کرے۔

راوی کا تعارف:

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مشہور اہل علم صحابہ میں سے ہیں، اور وہ حفاظ قرآن میں سے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جنگ یرموک میں -جو شام میں واقع ہوئی- شریک ہوئے، عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اہل کوفہ دین کے مسائل سکھانے کے لیے کوفہ بھیجا تھا، پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں ان کو وہاں کا گورنر مقرر فرمایا، پھر انہیں مدینہ واپس آنے کا حکم دیا۔ (۳۲ھ) میں مدینہ میں آپ کی وفات ہوئی، اس وقت آپ کی عمر ساٹھ سال تھی، بقیع میں مدفون ہیں۔

❊ ❊ ❊

٢٧- عَنْ مِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مَلأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، حَسْبُ الآدَمِيِّ أُكُلَاَتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ؛ فَإِنْ كَانَ لاَ مَحَالَةَ؛ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ؛ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ؛ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ».

(جامع الترمذي, رقم الحديث ٢٣٨٠, وسنن ابن ماجه, رقم الحديث ٣٣٤٩ , واللفظ للترمذي, قَالَ الإمام الترمذي عن هذا الحديث بأنه: حسن صحيح, وقَالَ العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث أيضاً: بأنه صحيح).

٢٧- مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "کسی آدمی نے کوئی برتن اپنے پیٹ سے زیادہ برا نہیں بھرا، آدمی کے لیے چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں اور اگر زیادہ ہی کھانا ضروری ہو تو پیٹ کا ایک تہائی حصہ اپنے کھانے کے لیے، ایک تہائی پانی پینے کے لیے اور ایک تہائی سانس

لینے کے لیے باقی رکھے"۔

فوائد:

۱۔اس حدیث میں کھانے پینے میں میانہ روی اختیار کرنے کی ترغیب ہے کیونکہ اس سے پاکیزگی نفس وصحت حاصل ہوتی ہے۔اسی وجہ سے ایک مسلمان شخص کو زیب نہیں دیتا کہ وہ کھانے پینے میں حد اعتدال سے تجاوز کرے۔

۲۔ پیٹ بھرنے اور آسودگی سے بیماریاں اور سستی پیدا ہوتی ہیں جو اطاعت گزاری کے لئے مانع ہے مزید براں اس سے معصیت اور بے کاری بھی آتی ہے۔

۳۔ کھانے پینے کے وقت اسلامی آداب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، کھانے کے لئے بہت حریص ہونے سے گریز کرنا چاہئے کیونکہ یہ اسلام میں نا پسندیدہ عمل ہے۔

راوی کا تعارف:

ابو کریمہ مقداد بن معد کرب بن عمر و الکندی رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں، آپ نے شہر حمص میں سکونت اختیار کی، وفد کی شکل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے والوں میں سے ایک آپ بھی تھے، شام و عراق کی اسلامی فتوحات میں آپ بھی شامل رہے، اور معرکہ یرموک اور قادسیہ میں حاضر تھے، دشمنوں کے خلاف لڑی جانے والی کسی بھی جنگ میں پیچھے نہ رہے، حدیث کی کتابوں میں آپ سے ۴۲ حدیثیں مروی ہیں آپ کا شمار شامی صحابہ میں ہوتا ہے، ۹۱ سال کی عمر میں ۸۷ھ میں شام میں آپ کی وفات ہوئی۔

* * *

٢٨- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ اَلصَّلَاةَ، وَأَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ».

(سنن النسائي، رقم الحديث ٣٩٩١، قَالَ العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث: بأنه صحيح).

٢٨- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب سے پہلی چیز جس کا بندے سے حساب ہو گا صلاۃ ہے، اور سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خون کا فیصلہ کیا جائے گا"۔

فوائد:

١- نماز تقوی اور تقرب الٰہی کے اہم اسباب میں سے ہے۔

٢- نماز اسلام میں ایک عظیم عبادت ہے جس کا مکمل اہتمام کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

۳۔ اسلام نے انسانوں کو عزت بخشی ہے، اور اس کے خون کی حفاظت کے لئے ابھارا ہے، اس لئے اسے ناحق قتل کرنا کسی بھی حالت میں جائز نہیں ہے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲۶

***

٢٩- عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا؛ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا، أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: تَحْجُزُهُ، أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ؛ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ». (صحيح البخاري، رقم الحديث ٦٩٥٢).

٢٩- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، ایک صحابی نے عرض کیا اللہ کے رسول! جب وہ مظلوم ہو تو میں اس کی مدد کروں گا لیکن آپ کا کیا خیال ہے جب وہ ظالم ہو گا پھر میں اس کی مدد کیسے کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت تم اسے ظلم سے روکنا کیوں کہ یہی اس کی مدد ہے"۔

فوائد:

١- عدل قائم کرنا اللہ کے دین اسلام کی امتیازی خوبیوں میں سے ہے۔

۲۔ اسلام حقوق انسانی کی حفاظت کی ترغیب دیتا ہے۔

۳۔ اسلام ظلم کو اس کے تمام انواع و اقسام اور مختلف شکلوں کے ساتھ حرام قرار دیا ہے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ٦

❊ ❊ ❊

٣٠- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﵁ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ: يَقُوْلُ: «إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ؛ فَلْيَقُلْ: اَللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ، وَإِذَا أَمْسَى؛ فَلْيَقُلْ: اَللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ».

(جامع الترمذي، رقم الحديث ٣٣٩١، وسنن ابن ماجه، رقم الحديث ٣٨٦٨، واللفظ للترمذي، قال الإمام الترمذي عن هذا الحديث بأنه: حديث حسن, وقال العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث بأنه: صحيح).

٣٠- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو سکھاتے ہوئے کہتے تھے کہ جب تمہاری صبح ہو تو کہو "اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ"۔ اور آپ نے اپنے صحابہ کو سکھایا جب تم میں سے کسی کی

شام ہو تو اسے چاہیے کہ کہے "اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ"۔

فوائد:

۱- ہر مومن بندہ اللہ سے مدد کا طلبگار اور اسی پر بھروسہ رکھ کر اس کے ذکر میں مشغول رہے۔

۲- اس حدیث میں اس دعا کے یاد کرنے کی ترغیب ہے، اور صبح وشام ہر دن اس کے پڑھنے کی تعلیم ہے۔

۳- یہ اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ انسان کا مرجع اللہ ہے، اس لئے اس کے لئے یہ مناسب نہیں کہ ذکر الٰھی سے غافل رہے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

* * *

٣١- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، وَبِحَمْدِهِ؛ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ».

(جامع الترمذي، رقم الحديث ٣٤٦٤، قال الإمام الترمذي عن هذا الحديث بأنه: حسن غريب صحيح، وقال العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث بأنه: صحيح).

٣١- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے: ”سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ“ کہا، اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جائے گا“۔

فوائد:

١- ہر مسلمان شخص کو چاہیے کہ جب بھی اسے وقت میسر آئے کثرت سے سبحان اللہ اور الحمد اللہ پڑھے۔

۲۔ اس حدیث میں تسبیح و تحمید کی فضیلت ان لفظوں کے ساتھ

ہے: سبحان اللہ العظیم و بحمدہ۔

۳۔ اس حدیث میں کھجور کے درخت کا بیان اس لئے ہوا کیونکہ اس

کے بڑے فوائد اور اس کا پھل بڑا پاکیزہ ہے ۔

راوی کا تعارف، ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲۵

***

٣٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
«لاَتَسُبُّوا الدَّهْرَ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ».

(صحيح مسلم، رقم الحديث ٥ -(٢٢٤٦).

٣٢- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی یہ نہ کہے: ہائے زمانے کی کم بختی، کیوں کہ اللہ خود زمانہ ہے"۔

فوائد:

ا۔ کسی مشکل یا پریشانی کے دامن گیر کے وقت زمانے کو گالی دینا یا اسے لعن طعن کرنا یا اے زمانے کی بربادی کہنا کسی بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں، اس لئے کہ زمانہ اللہ کے مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے لہذا اس کی اپنی کوئی کاروائی نہیں، بلکہ وہ تو اللہ کے حکم کے تابع ہے، بلکہ انسان خود ہی اپنے اختیار کردہ اعمال وتصرفات کا ذمہ دار ہے۔

۲- اگر دہر (زمانہ) سے مراد اللہ سبحانہ تعالی کی ہی ذات مراد ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ہی اول ہے اس سے پہلے کوئی شئ نہیں، تو وہی ازلی قدیم ہے۔

۳- ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ مصیبت و پریشانی نازل ہونے پر صبر سے کام لے، اور حسب استطاعت اپنی ذات کی سلامتی وعافیت کی خاطر اسباب کو بروئے کار لائے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

❊ ❊ ❊

٣٣- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ كَانَ الرَّسُوْلُ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التكبيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً فَقُلْتُ: بِأَبِيْ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ، مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالمغربِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بالماءِ وَالثَّلْجِ وَالبَرَدِ.

(صحيح البخاري، رقم الحديث ٧٤٤، وصحيح مسلم، رقم الحديث ١٤٧ -(٥٩٨)، واللفظ للبخاري).

٣٣- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر چپ رہتے تھے، ابو زرعہ نے کہا میں سمجھتا ہوں ابو ہریرہ نے یوں کہا: اللہ کے رسول! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ آپ اس تکبیر اور قرأت کے درمیان کی خاموشی

کے بیچ میں کیا پڑھتے ہیں ؟ آپ نے فرمایا: ”میں پڑھتا ہوں اے اللہ ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر جتنی مشرق اور مغرب میں ہے، اے اللہ ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھو دے۔

فوائد:

۱۔ اس حدیث سے ہمیں معلوم ہوا کہ یہ دعا ہمیں نبی کریم ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے تکبیرہ تحریمہ اور سورہ فاتحہ کی قرات کے درمیان پڑھنی چاہیئے۔

۲۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ گناہوں سے اپنے آپ کو بچائے اور اس سے دور رکھے۔

۳۔ ہر مسلمان کو اس دعا کو یاد کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

❊ ❊ ❊

٣٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ وعَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ما يُصيبُ المُسلِمَ، مِن نَصَبٍ وَلاَ وَصَبٍ، وَلاَ هَمٍّ وَلاَ حُزْنٍ وَلاَ أذًى وَلاَ غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُها، إلاَّ كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِن خَطَايَاهُ». (صحيح البخاري، رقم الحديث ٥٦٤١، وصحيح مسلم، رقم الحديث ٥٢ -(٢٥٧٣)، واللفظ للبخاري).

۳۴- ابوسعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج وملال، تکلیف اور غم میں مبتلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے“۔

فوائد:

۱- ہر روز ہر شخص کو تقریبا قسم قسم کی مشکلیں اور پریشانیاں دامن گیر ہوتی ہیں، اس لئے اس پر صبر کرنا چاہیئے، اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے اس سے نجات کی راہ ڈھونڈنی چاہیئے ۔

۲- ہر مسلمان کے لئے اس حدیث اور اس جیسی دیگر حدیثوں میں بشارتیں ہیں کہ وہ دنیاوی مصیبتوں سے کبھی نہیں بچ سکتے ،تو یہ ان کے گناہوں کے لئے کفارہ اور اللہ کے نزدیک بلندی درجات کے سبب بنیں گے۔

۳- ہر مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ مصیبتیں آنے سے پہلے یا انکے واقع ہو جانے کے بعد اللہ عزو جل سے سلامتی اور عافیت کی دعا کریں ۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

❊ ❊ ❊

٣٥- عَنْ عَلِيِ بْنِ أَبيْ طَالِبٍ ﷺ، يَقُوْلُ: إنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ حَرِيْرًا؛ فَجَعَلَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ، وَأَخَذَ ذَهَبًا؛ فَجَعَلَهُ فِيْ شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ». (سنن أبي داود، رقم الحديث ٤٠٥٧، وجامع الترمذي، رقم الحديث ١٧٢٠، واللفظ لأبي داود، قَالَ الإمام الترمذي عن هذا الحديث: بأنه حسن صحيح. وقال العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث أيضا: بأنه صحيح).

٣٥- علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم لے کر اسے اپنے داہنے ہاتھ میں رکھا اور سونا لے کر اسے بائیں ہاتھ میں رکھا، پھر فرمایا: "یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں"۔

فوائد:

١- اس حدیث سے مردوں کے لئے سونا اور ریشم پہننے کی حرمت کا پتہ چلا، اس لئے مردوں کے لئے ضروری ہے کہ دونوں سے گریز کریں،

کیونکہ ان کے پہننے سے فخر و تکبر اور خود پسندی پیدا ہوتی ہے اور خوشحالی اور فضول خرچی کا اظہار ہوتا ہے۔

۲۔ اسلام نے مسلمان عورت کے لئے ریشم کے لباس اور سونے کے زیورات جائز کیا ہے کیونکہ یہ دونوں اس کی زینت کے عنوان اور بغیر فضول خرچی کے اس کے آرائش وزیبائش کے سامان ہیں۔

۳۔ ہر مسلمان پر اسلامی احکامات کو مضبوطی سے پکڑنا واجب ہے ، ساتھ ہی ساتھ لباس میں خصوصا اور زندگی کے دیگر امور میں عموما فضول خرچی اور فخر و تکبر کے اظہار سے دور رہنا واجب ہے۔

راوی کا تعارف:

آپ کی کنیت ابو الحسن اور نام علی بن اَبی طالب بن عبد المطلب ہے رضی اللہ عنہ، آپ ہاشمی خاندان اور قبیلہ قریش میں سے تھے، آپ ماہ رجب کی ۱۳ تاریخ ۲۳ق موافق ۱۷ مارچ ۵۹۹م کو مکہ میں پیدا ہوئے، آپ رسول اللہ کے چچازاد بھائی اور داماد ہیں، بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے

والے ہیں، جب اللہ نے رسول اللہ کو مدینہ کی طرف ہجرت کی اجازت دی تو آپ نے بڑی کوشش کی، اور دل و جان کی بازی لگا کر آپ ﷺ کے بستر پر سو گئے، قریش اسی گمان میں تھے کہ آپ ﷺ ہی بستر پر سوئے ہیں لیکن جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ وہ دھوکا کھا گئے ہیں، تو علی رضی اللہ عنہ کو طرح طرح کی اذیتیں دینے لگے، لیکن آپ اس کی ادنی پرواہ نہ کرتے، اور ہجرت سے پہلے رسول اللہ نے انہیں جو لوگوں کی امانتیں سونپی تھیں وہ انہیں لوٹا رہے تھے۔

آپ بڑے خوبرو تھے، چودھویں رات کے چاند کی طرح آپ کا چہرہ حسین تھا، آپ عشرہ مبشرہ میں سے تھے، آپ سے ۵۳۶ حدیثیں مروی ہیں، فتوی اور قضاء میں آپ کے مہارت کی بڑی شہرت تھی، آپ قرآن کریم کے اچھے عالم اورآیتوں کے معنی و مفاہیم میں بڑے صلاحیت کے مالک تھے، ساتھ ہی ساتھ آپ کی قوت و بہادری احسان مندی، ذہانت خطابت و بلاغت کا لوگوں میں بڑا چرچا تھا، غزوہ تبوک چھوڑ کر باقی تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے دوش بدوش تھے۔

آپ امیر المؤمنین اور چوتھے خلیفہ راشد تھے، مدینہ نبویہ میں سن ۳۵ھ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ کی خلافت کی بیعت ہوئی، آپ کوفہ کو اپنی خلافت کا دارالسلطنت مقرر کیا، اپنے خلافت کی کل مدت پانچ سال تین مہینے ہے، آپ کا عہد خلافت سیاسی نقطہ نذر سے کافی نشیب و فراز کا شکار رہا، آپ کوفہ کی جامع مسجد میں نماز فجر کی امامت کر رہے تھے کہ اسی دوران ایک خارجی نے خنجر سے وار کر کے آپ کو لہولہان کر دیا، آپ کی ماہ رمضان ۴۰ھ موافق ٦٦١م شہادت ہوئی۔

❊ ❊ ❊

٣٦- عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضي الله عنه، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مُرْنِيْ بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ؛ قَالَ: «عَلَيْكَ بِالصِّيَامِ؛ فَإِنَّهُ لاَ مِثْلَ لَهُ».

(سنن النسائي، رقم الحديث ٢٢٢١، قَالَ العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث: بأنه صحيح).

٣٦- (رجاء بن حیوہ کہتے ہیں کہ ہم سے) ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے کسی ایسی چیز کا حکم دیجئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صوم کو لازم پکڑو کیونکہ اس کے برابر کوئی (عبادت) نہیں ہے“۔

فوائد:

١- دین اسلام میں روزہ ایک عظیم عبادت ہے، اس لئے ایک مسلمان کو اسے پورے اہتمام کی نظر سے دیکھنا چاہئے۔

۲۔ اس حدیث میں ایک مسلمان کو کثرت سے روزہ رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے، اور اس کی ادائیگی میں محسوس کی جانے والی تکلیف و مشقت کو اس پر سہل بنادی گئی ہیں ۔

۳۔ اللہ کی رضا اور ثواب کے حصول کا روزہ سب سے افضل ذریعہ ہے۔ کیونکہ صبر کرنے والا روزہ دار بے حساب اجر سے نوازا جاتا ہے۔

راوی کا تعارف:

ابو امامہ صدی بن عجلان بن وہب الباہلی بڑے زاہد و فاضل صحابی ہیں رضی اللہ عنہ آپ کو جہاد فی سبیل اللہ سے بڑی محبت تھی، یہی وجہ ہے کہ آپ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹے رہے اور کبھی پیچھے نہ رہے، اپنی بوڑھی ماں کی خدمت کے سبب غزوہ بدر چھوڑ کر کسی بھی جنگ میں پیچھے نہ ہٹے، کیونکہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ماں کی خدمت کے خاطر ان کے ساتھ رہنے کا حکم دیا تھا، آپ نے خلفائے راشدین کے ساتھ تمام جنگوں میں شرکت کی، آپ سے کتب حدیث میں ۲۵۰ حدیثیں مروی ہیں۔

آپ نے شام میں اپنا بسیرا کیا اور وہیں سر زمین حمص میں ۸۱ھ میں ۹۱ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی اور آپ شام میں وفات پانے والے آخری صحابی ہیں، اور بعض قول کے مطابق عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ ہیں۔

* * *

٣٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلاَّ غَلَبَهُ؛ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنْ الدُّلْجَةِ». (صحيح البخاري، رقم الحديث ٣٩، وصحيح مسلم رقم الحديث ٧٦ -(٢٨١٦)، واللفظ للبخاري).

٣٧- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیشک دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی اختیار کرے گا تو دین اس پر غالب آجائے گا (اس کی سختی نہ چل سکے گی) پس (اس لئے) اپنے عمل میں پختگی اختیار کرو، جہاں تک ممکن ہو اعتدال اور میانہ روی برتو اور خوش ہو جاؤ (کہ اس طرز عمل سے تم کو دین اور دنیا کے فوائد حاصل ہوں گے) اور صبح اور دوپہر اور شام اور کسی قدر رات میں (عبادت سے) مدد حاصل کرو"۔

فوائد:

۱۔ اسلام ہر شئی میں درمیانی روش کا دین ہے، اور یہ تشدد تکلف و غلو سے پاک ہے۔

۲۔ اسلامی عبادات اور معاملات میں جب کوئی گہرائی میں اتر جائے، اور نرمی واعتدال کی راہ ترک کر دے تو وہ ان سے عاجز اور کٹ کر رہ جائے گا۔

۳۔ اسلامی منہج یہ ہے کہ عبادت، دعوت الی اللہ، تعلیم و تربیت اور لوگوں کے ساتھ معاملات، یا دین و دنیا کے تمام امور میں درمیانی راہ اختیار کی جائے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

❊ ❊ ❊

٣٨- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ؛ فَقَالَ: «كُفَّ جُشَاءَكَ عَنَّا؛ فَإِنَّ أَطْوَلَكُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُكُمْ شِبَعًا فِيْ دَارِ الدُّنْيَا».

(سنن ابن ماجه، رقم الحديث ٣٣٥٠، وجامع الترمذي رقم الحديث ٢٤٧٨، واللفظ لابن ماجه، وقال الإمام الترمذي عن هذا الحديث بأنه: حسن غريب، وقال العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث أيضا بأنه: حسن).

٣٨- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے پاس ڈکار لی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنی ڈکار کو ہم سے روکو، اس لیے کہ قیامت کے دن تم میں سب سے زیادہ بھوکا وہ رہے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ سیر ہو کر کھاتا ہے"۔

فوائد:

۱۔ اس حدیث سے پتہ چلا کہ بلند آواز سے لوگوں کے روبرو ڈکار لینا ایک عیب ہے، کیونکہ یہ ناپسندیدہ آواز ہے جس سے گریز کرنا ضروری ہے۔

۲۔ ایک مسلمان کثرت سے کھانے پینے سے گریز کرے کیونکہ یہ چستی، علم و عمل اور عبادت و بھلائی کے کاموں سے موڑ دیتا ہے۔

۳۔ انسان کی قیمت و وقار عمل، خدمات اور فکر کی بنیاد پر ہے نہ کہ کثرت سے کھانے پینے اور سونے کی بنیاد پر ہے ۔

۴۔ ایک مسلمان پر کھانے وپینے کے اخراجات میں میانہ روی اختیار کرنا واجب ہے تاکہ وہ بھک مری اور دربدر بھیک مانگنے کی مشکلات میں نہ گھر جائے۔

راوی کا تعارف:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جلیل القدر صحابی ہیں، سن بلوغت کو پہنچنے سے پہلے بچپن ہی میں اپنے والد کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے، پھر اپنے والد سے پہلے ہجرت کرکے مدینہ آئے۔ سب سے پہلا غزوہ جس میں آپ شریک ہوئے وہ

غزوہ خندق ہے، پھر اس کے بعد سارے غزوات میں رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ شریک رہے، اسلامی فتوحات - جیسے مصر، شام، عراق، بصرہ، فارس - میں بھی آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ دلیر اور حق گو تھے۔ آپ کا شمار اہل علم صحابیوں میں ہوتا ہے۔ آپ سے روایت کردہ حدیثوں کی تعداد (۲۶۳۰) ہے۔ عبادت وبندگی اور تقوی وپرہیز گاری میں اپنی آپ ہیں (۸۶) سال کی عمر میں مکہ میں (۷۳ھ) میں آپ کی وفات ہوئی۔

❊ ❊ ❊

٣٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اعْتَدِلُوْا فِيْ السُّجُوْدِ، وَلاَ يَبْسُطْ أحَدُكم ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ». (صحيح البخاري، رقم الحديث٨٢٢، وصحيح مسلم، رقم الحديث ٢٣٣ - (٤٩٣)، واللفظ للبخاري).

٣٩- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سجدہ میں اعتدال کو ملحوظ رکھو، اور اپنے بازو کتوں کی طرح نہ پھیلایا کرو“۔

فوائد:

۱- یہ حدیث سجدہ میں اعتدال کی اہمیت کی تعلیم دیتی ہے، لہذا کوئی بھی مصلی دوران سجدہ ٹیڑھانہ ہو اور نہ ہی دائیں وبائیں مائل ہو بلکہ برابر برابر رہے۔

۲۔ سجدہ کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر رکھے ،اور دائیں و بائیں موجود نمازیوں کو تکلیف پہونچائے بغیر زمین سے اپنی کہنیوں کو اٹھائے رکھے۔

۳۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ خشوع و سکینت کے ساتھ صحیح طریقے سے نماز کی ادائیگی کی معرفت کے خاطر کوشش اور وقت کی قربانی پیش کرے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ٦

❊ ❊ ❊

٤٠- عَنْ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ اَلأَشْجَعِيْ ﷛ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَلصَّلَاةَ، ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوْ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: «اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ».

(صحيح مسلم, رقم الحديث ٣٥ - (٢٦٩٧).

۴۰-طارق بن مالک اشیم اشجعی کہتے ہیں: آدمی جب اسلام لاتا تو نبی اکرم ﷺ اسے نماز سکھاتے، پھر اسے حکم دیتے کہ وہ ان کلمات کے ذریعے دعا مانگے: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي. (اے اللہ! تو مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا کر)۔

فوائد:

۱- یہ دعا انسان کے دنیوی و اخروی سعادت و بھلائی کے اسباب کو شامل ہے۔

۲- ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی بتائی ہوئی دعا پڑھنے کی کوشش کرے کیونکہ اس سے اسے قربت الٰہی نصیب ہوگی۔

۳- ہر مسلمان کے لئے یہ خوب بہتر ہے کہ وہ اللہ کو اخلاص اور خوف ور غبت کے ساتھ پکارے۔

راوی کا تعارف:

طارق بن اشیم بن مسعود اشجعی الکوفی رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں اور آپ اَبی مالک سعد بن طارق اشجعی کے والد ہیں آپ کے فرزند سعد اپنی کنیت اَبی مالک سے زیادہ مشہور ہیں اور طارق جبل رضی اللہ عنہ کا شمار کوفہ والوں میں سے ہوتا تھا، آپ سے روایت کرنے والے آپ کے بیٹے سعد ہیں، آپ سے روایت کردہ حدیثوں کی تعداد صرف چار ہے۔

* * *

٤١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ، لاَ يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا, وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلاَلَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لاَيَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا».

(صحيح مسلم, رقم الحديث ١٦ - (٢٦٧٤).

۴۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے ہدایت کی طرف لوگوں کو بلایا تو اسے ہدایت پر چلنے والے لوگوں کے برابر ثواب ملے گا اور ہدایت پر چلنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی، جس نے گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس پر گمراہی پر چلنے والوں کے برابر گناہ ہو گا، اور چلنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہو گی“۔

فوائد:

۱۔ اس حدیث میں اسلام اور اس کی تعلیمات کو بصیرت و دانائی کے ساتھ عام کرنے کی ترغیب ہے۔

۲۔ ہر ماحول و معاشرے میں اسلام اور اسلامی تعلیمات اور دعوت اللہ کی نشر و اشاعت جائز مؤثر انداز اور افضل ذرائع و سائل بروکار لائے جائیں۔

۳۔ یہ حدیث امور عقائد، احکام شریعت، اخلاق حسنہ، یا عمدہ خصلتوں کو برباد کرنے والی دعوت کو سختی سے روکتی ہے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

❊ ❊ ❊

٤٢- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لاَ يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ, ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ». (صحيح البخاري، رقم الحديث ٦٢٦٩، وصحيح مسلم، رقم الحديث ٢٧ -(٢١٧٧)، واللفظ للبخاري).

۴۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے“۔

فوائد:

۱- ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی آداب کو مضبوطی سے تھامے اور بالخصوص مجلس کے آداب کا خیال رکھے، اور کوئی کسی کی برائی نہ کرے۔

۲۔ اس حدیث سے واضح ہوا کہ آداب مجلس میں سے یہ ہے کہ ایک مسلمان کے حق کو کمتر نہ سمجھا جائے کیونکہ یہ سماج کے لوگوں میں ناپسندیدگی اور کینہ و دشمنی کا سبب بنتا ہے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۳۸

❊ ❊ ❊

٤٣- عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: «اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ؛ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُهُ؛ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا؛ فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّهُ».

(صحيح البخاري, رقم الحديث ٣٢٩٢, وصحيح مسلم, رقم الحديث ٢ -(٢٢٦١), واللفظ للبخاري).

۴۳- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے، اس لئے اگر کوئی برا اور ڈراؤنا خواب دیکھے تو بائیں طرف تھو تھو کر کے شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس عمل سے شیطان اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا"۔

فوائد:

۱- یہ حدیث خواب کے بعض احکام کو بیان کرتی ہے،لہذا جب کوئی مسلمان اپنے خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی غیر سے وہ خواب نہ بیان کرے،بلکہ مردود شیطان سے اور وہ جو خواب میں پڑا ہے اس سے اللہ کی پناہ چاہے ،اور تین مرتبہ اپنے بائیں جانب تھوکے،تاکہ خواب میں نظر آنے والی چیز سے محفوظ ہو سکے،اور دل قلق و اضطراب سے بچ کر مطمئن و پر سکون ہو جائے۔

۲- ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ تمام کاموں میں شیطانی وسواس کی طرف توجہ نہ کرے،بالخصوص خواب میں آنے والی چیزوں کی طرف کیونکہ جو چیز ایک مسلمان کو ایذاء پہنچانے والی ہو شیطان اس کی نشر و اشاعت میں بڑی کوشش کرتا ہے۔

راوی کا تعارف:

ابو قتادہ الحارث بن ربعی الأنصاری رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں،آپ رسول اللہ کے شہسوار تھے،غزوہ بدر میں شرکت کے تعلق سے

قدرے اختلاف ہے باقی تمام غزوات ہیں آپ نے شرکت کی ہے آپ دوران سفر رسول اللہ کی حفاظت و نگرانی کرتے تھے آپ کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فارس کے جنگ میں اسلامی لشکر میں بھیجا تھا، آپ نے اپنے ہاتھوں ان کے بادشاہ کا قتل کیا، آپ کی تاریخ اور مقام وفات کے بارے میں قدر اختلاف ہے، ایک قول کے مطابق علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں آپ کی وفات کوفہ میں ۳۸ھ میں ہوئی، جب کہ دوسرے قول کے مطابق ۵۴ھ میں آپ کا انتقال ہوا، اور آپ کی نماز جنازہ علی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

❊ ❊ ❊

٤٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَن صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». (صحيح البخاري، رقم الحديث ٢٠١٤، وصحيح مسلم، رقم الحديث ١٧٥ -(٧٦٠)، واللفظ للبخاري).

۴۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور احتساب (حصول اجر وثواب کی نیت) کے ساتھ رکھے، اس کے اگلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اور جو لیلۃ القدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ (قیام اللیل) صلاۃ میں کھڑا رہے، اس کے بھی اگلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں“۔

فوائد:

۱- اس حدیث میں ماہ رمضان کے روزے اور شب قدر میں قیام کرنے میں اخلاص نیت کی اہمیت کا بیان ہے۔

۲- اس حدیث میں رمضان کے روزے اور شب قدر کی فضیلت کا بیان ہے۔

۳- اس حدیث میں گناہ کبیرہ چھوڑ کر تمام گناہ صغیرہ کے معافی کا بیان ہے، کیونکہ گناہ کبیرہ خالص توبہ سے معاف ہوتے ہیں۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

❊ ❊ ❊

٤٥- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: سُرِقَ لَهَا شَيْءٌ؛ فَجَعَلَتْ تَدْعُوْ عَلَيْهِ؛ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لاَ تُسَبِّخِيْ عَنْهُ». (سنن أبي داود ، رقم الحديث ٤٩٠٩، و قَالَ العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث: بأنه حسن).

۴۵- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ان کی کوئی چیز چوری ہو گئی، تو وہ اس پر بد دعا کرنے لگیں، تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس (چور) سے عذاب کو ہلکا نہ کرو"۔

فوائد:

۱- جب مظلوم ظالم کو گالی دے دے یا اسے گھٹیا گردان دے تو حقیقت میں اس نے اپنا حق لے لیا، اس لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اسے گالی دے اس پر لعن وطعن کرے۔

۲- ظالم پر زیادتی کئے بغیر مظلوم کے حق میں بد دعا کرنا جائز ہے۔

۳۔ جو مصیبت میں گھر جائے اور چوری وغیرہ سے اس کا مال چلا جائے، اور وہ اس پر صبر کرے تو یقینا اس کے لئے بڑے اجر و ثواب ہیں۔

۴۔ چور یا ظالم پر بد دعا سے اس کی سزا ہلکی ہو جاتی ہے، افضل یہ ہے کہ بد دعا نہ کی جائے۔

راوی کا تعارف:

ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے شادی کی، مدینہ میں رخصتی کے وقت وہ نو سال کی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر (۱۸) سال تھی، وہ بہت بڑی فقیہہ، عالمہ اور اچھی رائے والی تھیں۔ جود و سخا کا نمونہ تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ حدیثیں روایت کیں، جن کی تعداد (۲۲۱۰) ہے۔ منگل کی رات ۱۷/ رمضان المبارک (۵۷ یا ۵۸ھ) میں مدینہ میں وفات پائیں، نماز جنازہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی، اور بقیع میں دفن ہوئیں۔

* * *

٤٦- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنْهَكُوْا الشَّوَارِبَ، وَأَعْفُوْا اللِّحَى». (صحيح البخاري، رقم الحديث ٥٨٩٣، وصحيح مسلم، رقم الحديث ٥٢ -(٢٥٩)، واللفظ للبخاري).

۴۶- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مونچھیں خوب کتروالیا کرو اور داڑھی کو بڑھاؤ“۔

فوائد:

۱- اس حدیث میں مونچھ کے بال کاٹنے کا حکم ہوا ہے تاکہ وہ کھانے والے کے ایذارسانی کا سبب نہ بنے اور اس میں میل کچیل نہ جمع ہو جائے۔

۲- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ داڑھی کے بال اپنی ہیئت پر باقی رکھیں جائیں چھوٹا کرنے یا سیٹ کرنے کے بہانے اس سے چھیڑ چھاڑ نہ کیا جائے۔

۳۔ ایک مسلمان کی سعادت مندی اس میں ہے کہ وہ قناعت اور اخلاص کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں لگا رہے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۳۸

❊ ❊ ❊

٤٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أن رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارَى؛ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيائِهِمْ مَسَاجِدَ». (صحيح مسلم, رقم الحديث٢١ -(٥٣٠)، وصحيح البخاري، رقم الحديث ٣٤٥٣، واللفظ لمسلم).

۴۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ یہود کو غارت کرے، انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا"۔

فوائد:

۱- یہ حدیث انبیاء اولیاء اور نیک لوگوں کی شان میں غلو کرنے سے سخت منع کرتی ہے تاکہ اللہ کے ساتھ شرک کا دروازہ بند ہو جائے۔

۲- قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کا عمل قطعا درست نہیں ہے، اسی وجہ سے ایسا کرنا لعنت الہی کا موجب ہے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

* * *

٤٨- عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ﷺ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ قَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيَ الْقَيُّوْمَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ؛ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ، وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ».

(جامع الترمذي، رقم الحديث ٣٥٧٧، سنن أبي داود، رقم الحديث ١٥١٧، واللفظ للترمذي، قال الإمام الترمذي عن هذا الحديث: بأنه حديث غريب، وقال العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث: بأنه صحيح).

۴۸- زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص کہے: 'أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ' تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ وہ لشکر (وفوج) سے بھاگ ہی کیوں نہ آیا ہو“۔

فوائد:

۱- اس حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ استغفار کی فضیلت ہے:
استغفر اللہ اتوب الیہ: اس لئے کثرت سے یہ استغفار پڑھنا چاہئے۔

۲- ایک مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ معافی چاہنے میں وہ اللہ سبحانہ تعالی کے ساتھ سچا ہو۔

۳- اس دعائے استغفار سے پتہ چلا کہ جن کبیرہ گناہوں کا تعلق حقوق الناس سے نہ ہو اللہ اس کبیرہ گناہ کو معاف فرمادیتا ہے جیسا کہ کفار سے جنگ کے دوران میدان جہاد سے بھاگ کھڑا ہونا۔

راوی کا تعارف:

زید بن حارثہ الکلبی رضی اللہ عنہ بڑے جلیل القدر صحابی اور نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں، آپ رسول اللہ ﷺ کے گود میں بڑھے پلے اورآپ کو رسول اللہ ﷺ کی خوب محبتیں ملیں، آپ غزوہ بدر، احد، خندق ،حدیبیہ اور خیبر میں شریک رہے، آپ کا شمار مشہور و معروف تیر اندازوں میں سے ہوتا ہے، یہی نہیں آپ ﷺ نے انہیں

چند سرایا میں بھی بھیجا تھا، جب آپ ﷺ نے طائف جا کر اہل طائف کو دعوت دی تو زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے، اہل طائف نے آپ ﷺ پر بڑی سختی کی اور پتھروں سے مار مار کر آپ کو لہولہان کر دیا حتی کہ خون بہ کر آپ کے جوتے میں جم گئے، اور زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے آگے آکر آپ کو بچاتے تھے جس سے آپ کا سر زخمی ہو گیا آپ کا انتقال غزوہ موتہ ۸ھ میں ہوا، آپ کی شہادت کی خبر جب رسول اللہ ﷺ کو پہونچی تو آپ بہت رنجیدہ ہوئے اور آپ ﷺ نے ان کے لئے مغفرت کی خوب دعا کی۔

***

٤٩- عَنْ أَنَسٍ ﵁ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَوُّوْا صُفُوفَكُمْ؛ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلاَةِ».

(صحيح البخاري، رقم الحديث ٧٢٣، وصحيح مسلم، رقم الحديث ١٢٤ -(٤٣٣)، واللفظ للبخاري).

۴۹-انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صفیں برابر رکھو، کیوں کہ صفوں کا برابر رکھنا صلاۃ (نماز) کے قائم کرنے میں داخل ہے"۔

فوائد:

۱- اس حدیث میں صفوں کو برابر اور سیدھا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے کیونکہ یہ کمال نماز کے قبیل سے ہے۔

۲- صفیں درست و برابر کرنے کا مطلب دوسرے نمازیوں کو ایذاء پہونچانا، نماز میں ان کے خشوع و خضوع کو توڑنا نہیں بلکہ اس کا مقصد صفوں میں آگے و پیچھے کھڑا ہونا اور نمازیوں کا قریب قریب کھڑا ہونا ہے، اور

قریب کھڑا ہونے کا بھی یہ مقصد نہیں کہ نماز میں ان کے خشوع کو نقصان پہنچایا جائے، کیونکہ خشوع نماز کے اہم فرائض میں سے ہے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ٦

***

٥٠- عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النبيّ ﷺ قَالَتْ: مُرْنَ أَزْوَاجَكُنَّ أَنْ يَسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ؛ فَإِنِّيْ أَسْتَحْيِيْهِمْ؛ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهُ.

(جامع الترمذي، رقم الحديث ١٩، وسنن النسائي، رقم الحديث ٤٦، واللفظ للترمذي، قال الإمام الترمذي عن هذا الحديث بأنه: حسن صحيح. وقال العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث بأنه: صحيح).

٥٠- معاذہ روایت کرتی ہیں کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: تم عورتیں اپنے شوہروں سے کہو کہ وہ پانی سے استنجا کیا کریں، میں ان سے (یہ بات کہتے) شرمارہی ہوں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔

فوائد:

۱- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استنجاء میں صرف پانی پر اکتفاء کرنا جائز ہے کیونکہ اس سے اصل نجاست اور اس کے اثر زائل ہو جاتے ہیں۔

۲- اسلام صفائی و ستھرائی، اور جمال و خوبصورتی کا دین ہے لہذا ہر مسلمان پر یہ واجب ہے کہ ہر ایذاء پہونچانے والی بدبو اور گندگیوں سے اپنے آپ کو دور رکھے ۔

۳- پاخانے اور غسل خانے میں پتھر، اور گندے ٹیشو پیپر یااس جیسی دیگر چیزیں رکھنا مناسب نہیں کیونکہ اس سے اس میں مزید گندگی بڑھتی ہے، اور غیروں کیلئے گھن کے سبب بن جاتے ہیں۔

راوی کا تعارف:

ام صہبا معاذۃ بنت عبد اللہ العدویہ البصریہ بڑی عالمہ وفقیہ اور عابدہ وزاہدہ تھیں، کثرت صیام و قیام اور صبر و استقلال میں بڑی معروف تھیں، ان کے شوہر جلیل القدر تابعی صلہ بن اشیم کی ۶۲ھ میں شہادت ہو گئی، نیز

ان کے بیٹے بھی کسی جنگ میں شہید ہو گئے، جب انہیں بیٹے کی شہادت کی خبر پہونچی تو انہوں نے صبر کرتے ہوئے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔

آپ مسلمان خواتین کے لئے ایک زندہ نمونہ ہیں آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی شاگردہ ہیں اور اس حدیث کی روایت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا ہے، آپ کی وفات ۹۸ھ یا ایک قول کے مطابق ۱۰۶ھ میں ہوئی۔

***

٥١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ قَالَ: قَالَ نبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا؛ فَكَفَّارَتُها أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا».(صحيح مسلم، رقم الحديث ٣١٥ - (٦٨٤).

٥١- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جب یاد آجائے پڑھ لے، اس کے لیے اس کے سوا اور کوئی کفارہ نہیں ہے“۔

فوائد:

١- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس نماز سے مسلمان سو جائے یا بھول جائے اس کا کفارہ یہ ہے کہ یاد آتے ہی فوراً اسے ادا کرے۔

٢- ایک مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ بغیر کسی سستی و کاہلی کے نماز کو اس کے اوقات میں ادا کرنے کا اہتمام کرے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ٦

٥٢- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا, قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، أَنْ نَعُقَّ عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَيْنِ، وَعَنِ الْجَارِيةِ شَاةً. (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ٣١٦٣، قال العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث بأنه: صحيح).

٥٢- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا: ہم لڑکے کی طرف سے دو بکری اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ کریں۔

فوائد:

۱- اس حدیث میں عقیقہ کے جائز ہونے کا بیان ہے، یہ سنت حسنہ ہے، استطاعت ہونے کی صورت میں والد پر ضروری ہے کہ اسے ادا کرے، بچے کی ولادت کے ساتویں دن یا دو ہفتہ یا تین ہفتہ بعد جانور ذبح کرے۔

۲- عقیقہ کے جانور میں شراکت کافی نہیں گرچہ وہ اونٹ ہو یا گائے۔

۳۔ عقیقہ کے بارے میں سنت سے یہ ثابت ہے کہ دو بکریاں یا ایک بکری ذبح کی جائے، اونٹ اور گائے کا ثبوت نہیں۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۴۵

❊ ❊ ❊

٥٣- عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ اَلْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لاَيَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلاَ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلاَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلاَ تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ». (صحيح مسلم, رقم الحديث ٧٤ - (٣٣٨).

۵۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہ مرد، مرد کی شرم گاہ دیکھے اور نہ عورت، عورت کی شرم گاہ دیکھے، اور نہ مرد، مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے اور نہ عورت، عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے"۔

فوائد:

۱- اس حدیث سے واضح ہوا کہ اخلاق کی حمایت، عزت و آبرو کی حفاظت، معاشرے کے افراد کو بگاڑ سے بچانے اور عورت کی تکریم اور اس

کی عفت و عصمت کو محفوظ رکھنے کی خاطر مرد وعورت کی شرمگاہوں کی پردہ پوشی واجب ہے۔

۲۔ میاں وبیوی کو چھوڑ کر غیر کی شرمگاہ دیکھنا جائز نہیں۔

۳۔ علاج یا دیگر ضروری حالتوں کے علاوہ کسی غیر کے سامنے یا خلوت میں بھی شرمگاہ کھولنا جائز نہیں۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۵

***

٥٤- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا, قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ: «سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ».

(جامع الترمذي، رقم الحديث ٣٥٢٤، وسنن أبي داود، رقم الحديث ١٤١٤، واللفظ للترمذي، قَالَ الإمام الترمذي عن هذا الحديث: بأنه حسن صحيح, وقال العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث أيضاً: بأنه صحيح).

۵۴- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت سجدہ تلاوت میں پڑھتے تھے: "سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ": میرا چہرہ اس کے آگے سجدہ ریز ہوا جس نے اسے اپنی قدرت و قوت سے پیدا کیا، جس نے اسے سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں۔

فوائد:

۱- سجدہ والی آیت پڑھنے والے یا کسی قاری سے اسے سننے والے کے لئے مسنون ہے کہ وہ ایک سجدہ کرے، اور اس میں یہ دعا پڑھے: "سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ"۔

۲- اس دعا میں انسان پر اللہ کی نعمت کا اعتراف اس حیثیت سے ہے کہ اس نے انسان کو حسین شکل اور خوبصورت ہیئت میں پیدا فرمایا۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۴۵

❊❊❊

٥٥- عَنِ الْبَرَاءِ ﷛ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الأَنْصَارِ: «لاَ يُحِبُّهُمْ إِلاَّ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يُبْغِضُهُمْ إِلاَّ مُنَافِقٌ؛ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ». (صحيح البخاري، رقم الحديث ٣٧٨٣، وصحيح مسلم، رقم الحديث ١٢٩ -(٧٥)، واللفظ لمسلم).

٥٥- براء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، یایوں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انصار سے صرف مومن ہی محبت رکھے گا اور ان سے صرف منافق ہی بغض رکھے گا، پس جو شخص ان سے محبت رکھے اس سے اللہ محبت رکھے گا، اور جو ان سے بغض رکھے گا اس سے اللہ بغض رکھے گا“۔

فوائد:

١ - اس حدیث میں انصار رضی اللہ عنہم کے عظیم مناقب کا بیان ہے کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے بے پناہ محبت کی،

اور اللہ کے دین اسلام کی نصرت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے، اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان کا نذرانہ پیش کیا، تو اللہ عز و جل نے ان سے محبت کو ایمان کی علامت قرار دیا اور ان سے بغض و عداوت کو کفر و نفاق کی نشانی بنادی۔

۲- یہ حدیث بتاتی ہے کہ تمام انصار صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا واجب ہے، اور وہ قبیلہ اوس و خزرج کے ہیں، اور وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار ہیں، ان کے فضل عظیم اور محترم کام کی بنا پر ان سے بغض رکھنا حرام ہے۔

راوی کا تعارف:

ابو عمارہ البراء بن الحارث ایک جلیل القدر بڑے فقیہ انصاری صحابی ہیں، آپ کے والد کو بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے رضی اللہ عنہما آپ سے صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ۳۰۵ حدیثیں مذکور ہیں۔

آپ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اور آپ کے بعد بھی کئی غزوات میں شریک رہے، آپ نے کوفہ کا رخ کیا اور وہیں آباد ہو گئے، اور ایک قول کے مطابق ۲۷ھ میں کوفہ ہی میں آپ کا انتقال ہو گیا۔

❊ ❊ ❊

٥٦- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَخْطَأْتُمْ؛ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمْ السَّمَاءَ, ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ (اللّٰهُ) عَلَيْكُمْ». (سنن ابن ماجه, رقم الحديث ٤٢٤٨, قال العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث: بأنه حسن صحيح).

٥٦- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم گناہ کرو یہاں تک کہ تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تم توبہ کرو تو (اللہ تعالی) ضرور تمہاری توبہ قبول کرے گا“۔

فوائد:

۱۔ انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ رحمت الٰہی سے مایوس نہ ہو بلکہ اللہ پر حسن ظن رکھے اور جب بندہ اللہ سے سچی توبہ کرتا ہے تو اللہ اسے قبول فرمالیتا ہے۔

۲۔ گناہ وعصیاں کتنے بڑے کیوں نہ ہوں یہ حدیث ہمیں اللہ سے توبہ کرنے کی ترغیب دیتی ہے، اور توبہ اللہ کے نزدیک اس وقت قبول نہیں ہوتی جب

تک کہ اس کے پورے شروط نہ پائے جائیں جیسے: توبہ خالص اللہ کی رضا کے لئے ہو، اس سے دنیا کی کوئی چیز یا لوگوں میں مدح سرائی مقصود نہ ہو۔

☆معصیت کو جڑ سے اکھاڑ دیں۔

☆اپنے کئے پر پشیماں ہوں۔

☆دوبارہ اس گناہ کی طرف واپس نہ آنے کا عزم کریں۔

☆حق داروں کے حقوق واپس کر دیں، گرچہ غیروں کے حق میں وہ حقوق معصیت ہوں۔

☆اور یہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے ہو اور علامت موت ظاہر ہونے سے پہلے ہو۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

❊ ❊ ❊

٥٧- عَنْ أَبِي بَكْرٍ اَلصِّدِّيْقِ ﷛ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: عَلِّمْنِي الدُّعَاءَ أَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلاَتِيْ؛ قَالَ: «قُلْ: اَللّٰهمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا، وَلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلاَّ أَنْتَ؛ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِيْ؛ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ».

(صحيح البخاري، رقم الحديث ٨٣٤، وصحيح مسلم، رقم الحديث ٤٨ -(٢٧٠٥)، واللفظ للبخاري).

۵۷- ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں صلاۃ میں پڑھا کروں، آپ نے فرمایا: "یہ دعا پڑھا کرو اے اللہ! میں نے اپنی جان پر (گناہ کر کے) بہت زیادہ ظلم کیا پس گناہوں کو تیرے سوا کوئی دوسرا معاف کرنے والا نہیں۔ مجھے اپنے پاس سے بھرپور مغفرت

عطا فرما اور مجھ پر رحم کر کہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا بیشک و شبہ توہی ہے"۔

فوائد:

۱۔ اس دعا میں اللہ کے روبرو ایک مسلمان کا اپنی کوتاہیوں، گناہوں، اور کمزوریوں کا اعتراف و اقرار ہے اس لئے کہ معاف کرنے کی قدرت اللہ کی ہے۔

۲۔ یہ عظیم دعا ہے جو ایک مسلمان کو اللہ کے اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ وسیلے بنانے کی کیفیت کی تعلیم دیتی ہے جیسا کہ دعا کے آخر میں یوں آیا ہے:

إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

راوی کا تعارف:

ابو بکر صدیق آپ کی کنیت اور نام عبد اللہ بن عثمان التیمی القرشی ہے رضی اللہ عنہ آپ کی ولادت سال ۵۰ قمری موافق ۵۷۳م میں ہوئی، آپ پہلے خلیفہ راشد ہیں، اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، آپ یار رسول اور مدینہ طیبہ

ہجرت کے وقت رفیق سفر تھے، آپ اللہ ﷺ کی ہر بات کثرت سے تصدیق کرنے کے سبب آپ اللہ ﷺ نے آپ کا لقب صدیق رکھ دیا، آپ سے کتب حدیث میں مروی حدیثوں کی تعداد صرف ۱۴۲ ہے۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولادت مکہ میں ہوئی، آپ قریش کے مالداروں اور سرداروں میں سے تھے، آزاد مردوں میں اسلام لانے والے پہلے شخص ہیں، آپ سفر ہجرت میں مکہ سے مدینہ تک آپ اللہ ﷺ کے رفیق سفر رہے، آپ غزوہ بدر سمیت دیگر غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہتے، آپ نصرت اسلام کے خاطر بڑے فکر مند رہتے۔

۱۲ ربیع الاول بروز سوموار ۱۱ھ کو وفات نبی اللہ ﷺ کے اسی دن مسلمانوں نے آپ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کی، آپ نے اسلامی سلطنت کی باگ ڈور سنبھال لی، اور قاضیوں، گورنروں اور لشکروں کی تعیناتی شروع کردی، یہاں تک کہ پورے جزیرہ عرب کو اپنے تابع بنالیا، اور پورا کا

پورا اسلامی سلطنت آپ کے زیر نگیں ہو گیا، پھر آپ نے اسلامی لشکر کو عراق اور بلاد شام کی فتح کے لیے حرکت دی، تو عراق کے بڑے حصے اور بلاد شام کے کئی حصے فتح ہو گئے، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بروز سوموار بتاریخ ۲۲ جمادی الاخری ۱۳ھ مطابق ۶۳۴م، ۶۳ سال کی عمر میں وفات ہو گئی، آپ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں پہلوئے رسول میں دفن کیا گیا، اور پھر آپ کے بعد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو آپ کا خلیفہ منتخب کر لیا گیا۔

❊ ❊ ❊

٥٨- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَلْخُزَاعِيِّ ﵁ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى رَجُلاً مُعْتَزِلاً، لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ؛ فَقَالَ: يَا فُلاَنُ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَلاَ مَاءَ، قَالَ: «عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ؛ فَإِنَّهُ يَكْفِيْكَ». (صحيح البخاري، رقم الحديث ٣٤٨، وصحيح مسلم، رقم الحديث٣١٢ -(٦٨٢)، واللفظ للبخاري).

٥٨- عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ الگ کھڑا ہوا ہے اور لوگوں کے ساتھ صلاۃ میں شریک نہیں ہو رہا ہے، آپ نے فرمایا: ”اے فلاں! تمھیں لوگوں کے ساتھ صلاۃ پڑھنے سے کس چیز نے روک دیا“۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے غسل کی ضرورت ہو گئی اور پانی نہیں ہے، آپ نے فرمایا: ”پھر تم کو پاک مٹی سے تیمم کرنا ضروری تھا، بس وہ تمھارے لئے کافی ہوتا“۔

فوائد:

۱۔ لوگوں کے ساتھ آسانیاں پیدا کرنا اسلام کی اہم خصوصیات میں سے ہے، اس حیثیت سے کہ غسل اور وضو کے بدلے میں (جب پانی کا حصول مشکل ہو جائے یا پانی کے استعمال سے نقصان یا تکلیف لاحق ہو جائے) تیمم کا حکم آیا۔

۲۔ ایک مسلمان جب پانی نہ پائے، یا مرض کے سبب اسکے استعمال نہ کر پانے کا عذر در پیش ہو تو تیمم غسل اور وضو کے قائم مقام ہو گا، اور ایسی حالت میں وہ تیمم کرے گا چاہے وہ جنبی ہی کیوں نہ ہو اور پھر نماز پڑھے گا۔ لیکن جب اسے پانی مل جائے یا عذر زائل ہو جائے تو اس پر غسل کرنا واجب ہے۔

۳۔جنابت سے تیمم کرنے والا تیمم سے اس وقت تک پاک رہتا ہے جب تک کی دوسری بار جنابت لاحق نہ ہو یا پانی حاصل ہو جائے، لہذا اس بنا پر ہر وقت جنابت سے اپنی تیمم کو نہیں لوٹائے گا، بلکہ جنابت سے اپنی پہلی

تیمم کے بعد حدث اصغر واقع ہونے کی صورت میں تیمم کرے گا، یا دوبارہ جنبی ہونے کی صورت میں تیمم کرے گا۔

۴- صعید سے مراد: غبار اور مٹی والی پاک زمین، اور تیمم کا طریقہ یہ ہے: تیمم کرنے والا تیمم کی نیت کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھے، پھر اپنے دونوں ہاتھ کی ہتھیلیوں کو زمین پر ایک بار مارے، اور اسے پھونک دے، پھر بائیں ہاتھ کے باطنی ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کے ظاہری ہتھیلی پر مسح کرے، اور داہنے ہاتھ کے باطنی ہتھیلی سے بائیں ہاتھ کے ظاہری ہتھیلی پر مسح کرے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے ایک بار اپنے چہرے کا مسح کرے، جیسا کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ میں زمین پر مارا، پھر اسے جھاڑا، پھر اپنے بائیں ہاتھ داہنے ہاتھ پر مارا، اور داہنے کو بائیں پر دونوں ہتھیلیوں کو مارا، پھر اپنے چہرے کا مسح کیا۔

(سنن أبي داود، رقم الحديث ٣٢١، وصحيح البخاري، رقم الحديث ٣٤٧، وصحيح مسلم رقم الحديث ١١٠ - (٣٦٨)، وسنن

النسائي، رقم الحديث ٣٢٠، واللفظ لأبي داود، قال العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث: بأنه صحيح).

۵- تیمم کے کچھ دیگر طریقے بھی ہیں جنہیں طوالت کی خاطر چھوڑ دیا گیا ہے۔

راوی کا تعارف:

آپ کی کنیت ابو نجید اور نام عمران بن عبید بن خلف الخزاعی رضی اللہ عنہ ہے، آپ نہایت جلیل القدر صحابی ہیں، آپ احکام دین کی معرفت میں بڑا مقام رکھتے ہیں، اور سیاسی امور میں آپ کو بڑی مہارت حاصل تھی، آپ کو عمر رضی اللہ عنہ نے بصرہ کا والی مقرر کیا تھا، اور آپ اہل بصرہ کو دینی امور کی تعلیم دیتے تھے، آپ مستجاب الدعوۃ تھے، آپ فتنے کے وقت الگ تھلگ رہتے اور کسی سے کوئی قتال نہ کئے، بصرہ ہی میں ۵۲ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

***

٥٩- عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ؛ قَالَ: «اللَّهمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا؛ فَإِذَا اِسْتَيْقَظَ؛ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا, وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ» .(صحيح البخاري، رقم الحديث ٦٣٢٥).

٥٩- ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں اپنی خواب گاہ پر جاتے تو کہتے: ”اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور تیرے ہی نام سے زندہ ہوتا ہوں“، اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف ہم کو جانا ہے“۔

فوائد:

ا- سونے سے پہلے اس دعا کے پڑھنے کی مشروعیت اس حدیث سے ثابت ہو رہی ہے اور وہ یوں ہے: اَللَّهمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا:اور نیند

سے بیدار ہونے پر یہ دعا پڑھیں: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا ، وَإِلَيْهِ النُّشُوْرِ۔

۲۔ سونے کے وقت اور نیند سے بیدار ہونے کے وقت دعا پڑھنا انسانی سعادت اور سلامتی کے اسباب میں سے ہے۔

راوی کا تعارف:

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا نام جندب بن جنادہ ہے ، آپ صحابہ کی جماعت میں بڑے عالم اور پہلے اسلام لانے والوں میں سے تھے، اور مدینہ کے مفتی تھے، آپ پہلے وہ شخص ہیں جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلامی تحیۃ (سلام) پیش کیا، آپ بڑے کریم و سخی تھے کوئی بھی مال بچا کے نہیں رکھتے تھے، علم وزہد اور عمل کے عمدہ نمونہ تھے، آپ سے تقریبا (۲۸۱) حدیثیں مروی ہیں۔ آپ شام گئے اور مقام ربذہ میں سکونت اختیار کی (ربذہ) مدینہ سے ریاض کے راستہ پر (۱۰۰) کلو میٹر کی دوری پر واقع ہے) وہیں (۳۱ یا ۳۲ھ) میں وفات پائی، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

* * *

٦٠- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ؛ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا؛ فَقَرَأَ فِيهِمَا: ﴿ قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ﴾، وَ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ﴾، وَ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ ﴾، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ، وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. (صحيح البخاري، رقم الحديث ٥٠١٧).

٦٠- ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ ہر رات جب بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ﴿ قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ﴾، ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ﴾ اور ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ ﴾ (تینوں سورتیں مکمل پڑھ کر ان پر پھونکتے اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر

پھیرتے تھے۔ پہلے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرتے اور سامنے کے بدن پر۔ یہ عمل آپ تین مرتبہ کرتے تھے۔

فوائد:

۱۔ ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ نیند کے اذکار کا اہتمام کرے اور ساتھ ہی ساتھ سونے کے وقت سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے دونوں ہتھیلیوں پر دم کر کے قدر استطاعت سر، چہرہ اور پورے بدن پر پھیر لے۔

۲۔ مذکورہ سورتوں کو بیماری کے وقت پڑھکر دونوں ہتھیلیوں پر دم کر کے سر، چہرہ اور پورے بدن پر حسب استطاعت مسح کرنا مستحب ہے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۴۵

***

٦١ -عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللّٰهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ: مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ».

(صحيح البخاري، رقم الحديث ٧٤٩٨، وصحيح مسلم، رقم الحديث ٣ - (٢٨٢٤)، واللفظ للبخاري).

٦١-ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنت میں میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنھیں نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا"۔

فوائد:

۱۔ آخرت میں جنت کی نعمتوں کی کیفیت کا تصور ممکن نہیں ہے، اور نہ ہی دنیا کے امور اور اس کی نعمتوں کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کیونکہ آخرت میں جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں سے یکسر مختلف ہونگی ۔

۲۔ روزآخرت جنت کی نعمتیں ان لوگوں کے لئے خاص ہونگی جو اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو رسول مان کر ایمان لائے، اور اپنے ایمان کو شرک، کفر، بدعات اور معصیت کی آمیزش سے بچائے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

***

□

٦٢ -عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ؛ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهِ, وَإِذَا شَرِبَ؛ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ, وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ».

(صحيح مسلم, رقم الحديث ١٠٥ - (٢٠٢٠).

٦٢- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی جب کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے، اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے“۔

فوائد:

۱- اس حدیث میں کھانے پینے کے بعض اسلامی آداب مذکور ہیں۔

۲- مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ داہنے ہاتھ ہی سے کھائے اور پیئے اور بائیں ہاتھ سے کھانے پینے سے اجتناب کرے۔

۳۔ ایک مسلمان پر یہ واجب ہے کہ وہ اپنے زندگی کے تمام دینی و دنیاوی امور میں شیطان کی اتباع سے بچے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۳۸

***

٦٣ -عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ؛ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ؛ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسَمَ اللّٰهِ فِيْ أَوَّلِهِ؛ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ». (سنن أبي داود, رقم الحديث ٣٧٦٧, وجامع الترمذي, رقم الحديث ١٨٥٨, واللفظ لأبي داود, قَالَ الإمام الترمذي عن هذا الحديث: بأنه حسن صحيح, وقَالَ العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث أيضاً: بأنه صحيح).

٦٣- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھائے تو اللہ کا نام لے، اگر شروع میں (اللہ کا نام) بسم اللہ بھول جائے تو اسے یوں کہنا چاہیے ”بسم اللہ أولہ وآخرہ“ (اس کی ابتداء وانتہاء دونوں اللہ کے نام سے)“۔

فوائد:

۱- کھانے پینے کے اسلامی آداب یہ ہیں کہ کھانے پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھے اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ۔

۲- ایک مسلمان آدمی پر یہ واجب ہے کہ اپنی زندگی کے تمام اسلامی امور میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع و پیروی کرے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۴۵

***

□

٦٤ -عَنْ جَرِيرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ».

(صحيح مسلم، رقم الحديث ٧٤ - (٢٥٩٢).

۶۴- جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص نرمی سے محروم ہے، وہ بھلائی سے محروم ہے“۔

فوائد:

۱- اس حدیث میں اللہ کی طرف دعوت دینے میں، تعلیم و تربیت میں، اور آل و اولاد کے ساتھ برتاؤ میں شدت اور سختی کے طریقوں سے ہٹ کر نرمی و شفقت کا برتاؤ اختیار کرنے کی ترغیب ہے۔

۲- نرمی اور شفقت و مہربانی کے نفع بخش ثمرات ہیں، اور سختی و قساوت کے ثمرات عموما غیر مفید ہوتے ہیں۔

راوی کا تعارف:

جریر بن عبداللہ بن جابر البجلی رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں دور میں اپنی قوم کے سردار تھے، آپ ۱۰ھ سے پہلے شرف بہ اسلام ہوئے آپ بڑے ذہین اور امور دین میں کافی معلومات رکھتے تھے، آپ بڑے اور انوکھے خوبصورت تھے، عراق اور اس کے پڑوسی ملکوں کی فتوحات میں آپ کا بڑا کردار تھا، آپ سے تقریبا ۱۰۰ حدیث مروی ہیں، ۵۱ھ میں شام اور حیرہ کے درمیان مقام قرقیسیا میں آپ کی وفات ہوئی۔

***

□

٦٥ -عَنْ عَلِي بْنِ أَبيْ طَالِبٍ ﷛, أنَّ النبيَّ ﷺ كان يَقُوْلُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ: «اللَّهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ, وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ, وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ, لاَ أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ, أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ».

(سنن أبي داود، رقم الحديث ١٤٢٧، جامع الترمذي، رقم الحديث ٣٥٦٦، واللفظ لأبي داود، قَالَ الإمام الترمذي عن هذا الحديث: بأنه حسن غريب, وقَالَ العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث: بأنه صحيح).

٦٥- علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھتے تھے: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ" (اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی، تیری سزا سے تیری

معافی کی اور تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں تیری تعریف شمار نہیں کر سکتا، تو اسی طرح ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ہے)۔

فوائد:

۱۔ ایک مسلمان کے لئے اس عظیم دعا کا یاد کرنا ضروری ہے "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لاَ أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ".

۲۔ نماز وتر کے آخر میں یا سلام پھیرنے کے بعد یا سجدوں یا بستر یا دیگر حالتوں میں یہ دعا پڑھنا ایک مسلمان شخص کے حق میں مستحب ہے۔

۳۔ دعا پڑھتے وقت ایک مسلمان کے دل کا حاضر رہنا ضروری ہے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۳۸

***

٦٦ -عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «مَنْ شَرِبَ فِيْ إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ؛ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ».

(صحيح مسلم, رقم الحديث ٢ - (٢٠٦٥).

٦٦- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے، وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کے گھونٹ اتارتا ہے“۔

فوائد:

۱- کھانے پینے یا طہارت وغیرہ حاصل کرنے میں سونے اور چاندی کا برتن استعمال کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر حرام ہے۔

۲- کھانے پینے اور دینی زندگی تمام طور طریقے میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع مسلمان شخص پر واجب ہے، علم ہونے کے بعد جو بھی آپ کے طریقے کی مخالفت کرے بلاشبہ وہ وعید اور عقاب کا مستحق قرار پائے گا۔

۳۔ فضول خرچی اور فخر و مباہات کے تمام طور طریقے سے ایک مسلمان شخص کا دور رہنا واجب ہے۔

راوی کا تعارف:

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نام ہند بنت ابی اُمیہ ہے، آپ قبیلہ مخزوم سے تھیں اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی چچازاد بہن تھیں، آپ کی پیدائش بعثت رسول سے (۱۷) سترہ سال پہلے مکہ میں ہوئی۔

آپ نے اپنے شوہر ابو سلمہ بن عبد الاشہل کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی، پھر وہاں سے ہجرت کر کے مدینہ آئیں، آپ بڑی خوبصورت اور اعلی و اشرف نسب والی خاتون تھیں، آپ سوجھ بوجھ اور اخلاقی اعتبار سے بڑی فاضل خاتون تھیں، رسول اللہ ﷺ سے آپ کی شادی سے پہلے آپ ابو سلمہ بن عبد الاشہل کے نکاح میں تھیں، آپ کے شوہر غزوہ بدر اور پھر غزوہ احد میں شریک ہوئے، اور غزوہ احد میں آپ کو جان لیوا زخم لگا، پھر

اسی زخم کی تاب نہ لاکر ماہ جمادی الاخری ۳ھ میں مدینہ میں آپ کی وفات ہوگئی۔

شوہر کی وفات کے بعد جب عدت سے فارغ ہوئیں تو ماہ شوال ۴ھ میں رسول اللہ ﷺ نے آپ سے شادی کرلی، آپ بڑی ذہین اور فقیہ تھیں، یوم حدیبیہ کے موقع سے آپ کا موقف بڑا معروف ہے، آپ بہت سے غزوات میں رسول اللہ کے ہمراہ رہیں، آپ کی بیان کردہ حدیثوں کی تعداد ۳۸۰ ہے، امہات المؤمنین میں سب سے اخیر میں آپ کی وفات ہوئی، آپ تقریبا ۹۰ سال قید حیات رہیں، پھر ۵۹ھ یا ۶۱ھ میں مدینہ میں وفات پائیں، اور بقیع میں سپرد خاک ہوئیں، اور آپ کی نماز جنازہ ابوہریرہ یا سعید بن زید رضی اللہ عنہما نے پڑھائی۔

***

٦٧ -عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا اَلوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا اَلذِّيْ وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

(صحيح البخاري، رقم الحديث ٦١٤).

٦٧- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اذان سن کر یہ کہے ”اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ“ اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

فوائد:

۱۔ اس حدیث میں اذان ختم ہونے کے بعد اس دعا کے پڑھنے کی ترغیب ہے۔

۲۔ ایک مسلمان شخص کو چاہئے کہ وہ اس دعا کے حفظ کرنے اور اسے اذان کے بعد پڑھنے میں غفلت سے کام نہ لے۔

۳۔ اذان کے بعد اس دعا کے پڑھنے کی اس حدیث میں فضیلت بیان ہوئی ،لہذا جو شخص بعد اذان اس دعا کو پڑھے گا، وہ بروز قیامت اللہ کے رسول ﷺ کی شفاعت کا حقدار ہو گا۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۳۸

***

□

٦٨ -عَن أَبيْ هُرَيْرَةَ ﷺ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ العِبَادُ فِيْهِ، إِلاَّ مَلَكَانِ يَنْزِلاَنِ؛ فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا: اَللَّهُمَّ! أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُوْلُ الآخَرُ: اَللَّهُمَّ! أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا».

(صحيح البخاري، رقم الحديث ١٤٤٢، وصحيح مسلم، رقم الحديث ٥٧ - (١٠١٠)، واللفظ للبخاري).

٦٨- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ جب بندے صبح کو اٹھتے ہیں تو دو فرشتے آسمان سے نہ اترتے ہوں، ایک فرشتہ تو یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے، اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! ممسک اور بخیل کے مال کو تلف کر دے“۔

فوائد:

۱- اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے خیر و برکت حاصل ہوتی ہے کیونکہ انفاق فی سبیل اللہ خلف تک پہنچاتا ہے اور خلف نفس و آل واولاد میں درستگی، صحت بدن، انشراح صدر اور دنیاوی واخروی سعادت کی توفیق کا نام ہے۔

۲- ایک مسلمان شخص کی یہ شان نہیں کہ جب اللہ اسے مال حلال سے نوازے تو وہ بخل سے کام لے، کیونکہ بخل تلف (ہلاکت) تک پہنچاتا ہے اور تلف یہ دلی کڑھن، ضیق صدر، اور بھلائی وعافیت اور برکت کی تھوڑی توفیق اور دنیاو آخرت کی سعادت مندی کی قلت کا نام ہے۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

***

□

٦٩ -عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَاهُ أَمْرٌ يَسُرُّهُ، أَوْ بُشِّرَ بِهِ؛ خَرَّ سَاجِدًا؛ شُكْرًا لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ١٣٩٤، وجامع الترمذي، رقم الحديث ١٥٧٨، واللفظ لابن ماجه، وقال الإمام الترمذي عن هذا الحديث بأنه: حسن غريب، وقال العلامة محمد ناصر الدين الألباني عن هذا الحديث بأنه: بأنه حسن).

٦٩- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی ایسا معاملہ آتا جس سے آپ خوش ہوتے، یا وہ خوش کن معاملہ ہوتا، تو آپ اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدے میں گر پڑتے۔

فوائد:

١- یہ حدیث اللہ کے احسان اور اسکی عطا کردہ نعمتوں پر سجدہ شکر بجالانے کی مشروعیت کو واضح کرتی ہے۔

۲۔ سجدِ شکر صرف اللہ کے لئے کیا جائے گا اور یہ نعمتوں کے حصول کی صورت میں یا عذاب کے دفع ہونے کی سبب کیا جائے گا۔

راوی کا تعارف:

ابو بکرہ آپ کی کنیت اور نفیع بن الحارث الثقفی آپ کا نام ہے، آپ ایک جلیل القدر صحابی ہیں عہد صحابہ میں رونما ہونے والے فتنے سے اپنے آپ کو دور رکھا، آپ کی بیان کردہ حدیثوں کی کل تعداد ۱۳۲ ہے، آپ نے بصرہ میں سکونت اختیار کی اور ۵۰ھ میں وہیں وفات پائے۔

❊ ❊ ❊

□

٧٠ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرِ اللّٰهِ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ، أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً».

(صحيح البخاري، رقم الحديث ٦٣٠٧).

٧٠- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی قسم میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغار، اور اس سے توبہ کرتا ہوں"۔

فوائد:

۱- یہ حدیث ہمیں کثرت سے توبہ واستغفار کی ترغیب دیتی ہے۔

۲- مسلمان شخص پر یہ واجب ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے بہترین نمونہ اور آئیڈیل بنائے، اور اپنی اسلامی زندگی کے تمام امور میں آپ کی اتباع کو لازم پکڑے۔

۳۔ استغفار کے چند عمدہ ثمرات ہیں اور وہ یہ ہیں: گناہ کا مٹنا، عیب پوشی، مال، عمل، اور عمر میں برکت کی حصول یابی، اللہ کی خوشنودی اور اس کے تقرب کا حصول اور جنت میں داخلہ۔

راوی کا تعارف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۲

والحمد للّٰه الذي بنعمته تتم الصالحات، والصلاة والسلام على رسول اللّٰه محمد، وعلى آله وصحبه وسلم.

❋❋❋